بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومِ اتحاد

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۷ محرم ۱۳۹۰ھ - ۵ شہادت ۱۳۴۹ ہش - ۵ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۷۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُسلمان وہی ہے جو صدقات اور دُعا کا قائل ہو

اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دُعا کرو تاکہ دُعا میں جوش پیدا ہو

(۱) "مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہو۔۔۔ انسان کی بڑی خوشی جو زوال پذیر نہیں ہوتی اور خطرات کے وقت اسے سنبھال لیتی ہے وہ خدا پر بھروسہ ہے۔ اور یہ صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۵)

(۲) "دعا کے لئے رِقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتّباعِ سنّت ضروری ہے مگر تلاشِ رقّت بھی اتّباعِ سُنّت۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تاکہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے حقیقت پرست بننا چاہیئے مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہیئے مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبانِ عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۸)

(۳) "نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے۔ اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچّہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دُودھ دیتی ہے۔ الوہیّت اور عبودیّت میں اِسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دُودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اِس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۲)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تو بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے البتہ نبض قدرے تیز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب جماعت آپ کی صحت و عافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۴ شہادت۔ حضور ایدہ اللہ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے مجوزہ سفرِ مغربی افریقہ کی دینی اور خالصۃً للّٰہی اغراض بیان فرمانے کے بعد احباب کو اِس سفر کی کامیابی اور اس کے غیر معمولی رنگ میں مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے اور اسلام کے روئے زمین پر غالب آنے کے لئے خصوصیت سے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

● ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ ماہ امان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۷۰ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیزہ صادقہ بیگم بی۔ اے، بی۔ ایڈ بنت مکرم جناب عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر روزنامہ الفضل کا نکاح مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بی۔ ایس سی (آنرز) ایم۔ ایس سی لیکچرار انجینئرنگ کالج لاہور ابن محترم چوہدری محمد علی صاحب طاہر کے ساتھ چھ ہزار روپیہ حق مہر پہ پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور اسے اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

● ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیز خلیق اختر صاحب فیملی پلاننگ آفیسر ابن مکرم چوہدری محمد اختر صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ جمیلہ ناہید صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم چوہدری محمد اکرام صاحب باجوہ کراچی کے ساتھ ساڑھے سات ہزار روپیہ حق مہر پہ پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح مبارک کرے اور اسے اپنے فضل سے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

● عزیز مرزا لقمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ امتحان ۲ اپریل سے شروع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف سلمہٗ کو اپنے فضل سے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(مظفر احمد باجوہ - ربوہ)

● مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ عرصہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ شہادت ۱۳۴۹ ہش

نسلی امتیاز اور اسلام

۲۱ مارچ ۱۹۷۰ء کو یو۔این۔او کی انجمن نے نسلی امتیاز کے متعلق یوم منایا ہے۔ اس تاریخ کو پہلے بھی یوم منائے جاتے رہے ہیں۔ یو۔این۔او کے جنرل سیکرٹری مسٹر اوتھانٹ نے اس موقع پر جو پیغام دیا ہے اس کو ہم خبرنامہ یو۔این۔او سے الفضل میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ اس پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن اقوام کی سعی و کوشش کے باوجود "ہنوز دلّی دُور است" کا معاملہ ہے۔ انجمن میں دنیا کی اکثر اقوام شامل ہیں اور نہایت افسوسناک بات یہ ہے کہ وہی بڑی اقوام جو دراصل یو۔این۔او پر حکومت کرتی ہیں "نسلی امتیاز" کی لعنت کی خود پرورش کر رہی ہیں۔ البتہ قانوناً ان ممالک میں ایسے امتیازات کو ممنوع قرار دیا گیا ہوا ہے۔

سب سے بڑا افسوس یہ ہے کہ برطانیہ جیسا امن پسند ملک بھی اس لعنت میں روز بروز زیادہ سے زیادہ گرفتار ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا دو افریقی ملک ایسے ہیں جن میں نسلی امتیازات کو نہ صرف عملی طور پر بلکہ قانونی طور پر بھی جائز قرار دیا گیا ہے اور یہ دونوں ملک برطانیہ کی نوآبادی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان دونوں ملکوں کے سفید فام علی الاعلان نسلی امتیاز کی لعنت کو پالنے پر مصر ہیں اور برطانیہ کی جھوٹی سچی کوششوں کے باوجود اور خود یو۔این۔او کی مذمت کے باوجود ان دونوں ملکوں کے سفید فام خود اہلِ افریقہ کے وطنوں پر غاصبانہ قبضہ کئے ہوئے ہیں اور اصل باشندوں کو ان کے اپنے وطنوں میں ذلیل و خوار کر رہے ہیں اور باوجود اقلیت میں ہونے کے ایسے دساتیر بناتے ہیں کہ خود ان کے لئے تو ملک کی ہر نعمت اور آزادی جائز ٹھہرتی ہے مگر اصل باشندوں کے لئے نہایت توہین آمیز اور نسل کش ہیں۔ حیرت اس امر کی ہے کہ یو۔این۔او بھی صرف مذمت کر کے رہ جاتی ہے اور یا پھر ایسے اقدامات (بصورت سنکشن وغیرہ) کرتی ہے جو قطعاً موثر نہیں اور یہ سفید فام اقلیت محض جنگی قوت کے بل پر اصل باشندوں کے لئے ان کے اپنے ہی وطنوں کو قید خانہ بنائے ہوئے ہے۔

سوال ہے کہ یو۔این۔او کی کوشش کیوں ناکام ہوتی ہے اور یہ ان ملکوں کے سفید فام باوجود مذمت کے کیوں اپنے ظلم و ستم پر ڈٹے چلے جاتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ خود برطانیہ اور اس کا حلیف امریکہ اور دیگر یورپی ملک اس لعنت کو خلوص دل سے مٹانے کے خواہشمند نہیں ہیں اور وہ سفید رنگت کی برتری بہرصورت قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ خود امریکہ میں نمایاں طور پر اور برطانیہ میں بھی اب خاص طور پر نسلی امتیاز کی لعنت سر اٹھا رہی ہے اور رنگ دار غیر ملکیوں کو جو برطانیہ میں کام کرتے ہیں یا آباد ہو گئے ہیں سخت تنگ کیا جا رہا ہے اور ایسی تحریکیں وہاں چل رہی ہیں کہ ان غیر ملکی باشندوں کو بڑھنے سے روک دیا جائے یہ درست ہے کہ حکومت کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ مگر یہاں جس امر کے متعلق ہم لکھ رہے ہیں وہ نسلی امتیاز کا ہے اور ہم کہنا یہی چاہتے ہیں کہ یو۔این۔او کو کرتا دھرتا اقوام نسلی امتیاز کی لعنت کو خود ہوا دے رہی ہیں ایسی صورت میں انجمن کی ساعی جو وہ نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لئے کر رہی ہے کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا سے نسلی امتیاز کا قلع قمع اس وقت تک ناممکن ہے جب تک دنیا الحاد اور مادہ پرستی کے مرض میں مبتلا ہے۔ اس لعنت کو صرف مذہب اور صحیح مذہب ہی مٹا سکتا ہے۔ اور صحیح مذہب آج سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ کیا یہ اسلام کا معجزہ نہیں ہے کہ دنیا کے تمام اسلامی کہلانے والے ممالک اس لعنت سے بالکل پاک ہیں۔ قبائلی تعصب یا خاندانی تعصب کسی حد تک بے شک موجود ہو تو ہو مگر مسلمانوں میں بطور ایک معاشرہ کا فرد ہونے کے کسی شخص سے محض نسلی امتیاز کی وجہ سے نفرت نہیں کی جاتی اور نہ کسی اور امر میں اس کی تخفیف روا رکھی جاتی ہے۔ اسلام نہ صرف اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ مساوات کا سلوک سکھاتا ہے بلکہ خواہ کوئی کسی مذہب کا پیرو ہو محض رنگ و نسل کی وجہ سے اس کی تحقیر نہیں کی جاتی۔

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک اونٹ کی پیٹھ پر سے ایک عظیم انسان نے یہ اعلان کیا تھا کہ عربی کو عجمی پر اور احمر کو اسود پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ خود قرآن کریم میں نسل اور رنگت وغیرہ امتیازات کو ایسے شاندار الفاظ میں ختم کر دیا گیا ہے کہ

يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ (تعالیٰ) یقیناً بہت علم رکھنے والا (اور) بہت خبر رکھنے والا ہے۔

عشرہ اطفال الاحمدیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے یکم اپریل سے ۱۰ اپریل تک عشرہ اطفال الاحمدیہ منایا جا رہا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ان دس ایام میں قائدین مجالس اور اطفال الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران شعبہ اطفال کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اگر کسی شعبہ میں کام کے لحاظ سے کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس عشرہ میں اس کو پورا کر دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدینِ مجالس خصوصی توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ آئندہ ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دے لیکن بہت کم مجالس نے اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک ماہ فروری کی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد بھجوا دیں۔ نیز جن مجالس نے سہ ماہی کی رپورٹس مرکز میں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

گزشتہ تین ماہ کی رپورٹ ایک فارم پر بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

۰ تبلیغی و تربیتی دورے ۰ ریڈیو پر تقاریر ۰ اخبار میں مضامین ۰ تقسیم لٹریچر
۰ درس و تدریس اور زراعتی شو میں بک سٹال ۰ ۲۸ احباب کا قبول حق

مرتبہ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہان مبلغ سیرالیون

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے سیرالیون احمدیہ مسلم مشن کا تبلیغی۔ تربیتی اور تعلیمی کام حسب معمول جاری رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تمام مبلغین اپنے اپنے دائرۂ عمل میں اخلاص سے فریضۂ تبلیغ بجا لاتے رہے۔ جس کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

آمد مبلغین۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین کرام مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اور مولوی منصور احمد صاحب بشیر پاکستان سے تشریف لائے۔ ان کی آمد پر ان کے اعزاز میں فری ٹاؤن میں ایک استقبالیہ پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔ اخبار ڈیلی میل کا نمائندہ بھی اس موقعہ پر موجود تھا جس نے ایک گروپ فوٹو لیا۔ جو اگلے روز ہر دو مبلغین کی آمد کی خبر کے ساتھ شائع ہوا۔

دورے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے مختلف اضلاع کے دو لمبے دورے کئے۔ مجموعی طور پر آمد و رفت میں قریباً پندرہ سو میل کا سفر طے کیا۔ پہلا دورہ رمضان شریف سے قبل جنرل سیکرٹری الحاج بونگے اور خاکسار کی معیت میں شمالی علاقہ کا کیا۔ اس دورہ میں لنسر۔ مکینی۔ ورڈالہ۔ کنڈے بایا۔ کبالہ موسایا۔ سنکونیا۔ فلایا۔ کمبیلی۔ مونگو اور سیری کو لیا۔ وغیرہ وغیرہ میں انفرادی طور پر پیغام اسلام پہنچانے کے علاوہ تبلیغی اور تربیتی کامیاب پبلک جلسے بھی منعقد کئے گئے۔ اسی دورہ میں لنسر۔ کبالہ۔ اور سیری کو لیا میں واقع احمدیہ پرائمری سکولوں کا معائنہ بھی کیا۔ ہر سہ مقامات پر سکولوں میں جنرل اجلاس بھی منعقد کئے گئے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔ اس طرح طلباء اور ان کے والدین سے ملنے اور تبادلۂ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی دورہ میں کبالہ کے ڈی سی سکول ہی میں عیسائیوں کے ایک سیکنڈری سکول اور مسلم براد رہڈ کے ایک پرائمری سکول میں بھی جانے کا موقعہ ملا۔ ہر سہ سکولوں میں اساتذہ سے ملاقات اور کچھ وقت تک تبادلۂ خیالات کرنے کے علاوہ خصوصی طور پر سیکنڈری سکول کے طلباء کو امیر صاحب نے خطاب کرنے کے بعد سکول کی لائبریری کے لئے قرآن کریم انگریزی اور بعض دیگر اسلامی کتب پرنسپل صاحب کی خدمت میں پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ اسی طرح محترم امیر صاحب نے دو دوسرے احمدیہ پرائمری سکولوں مسجد اور میل ۴۷ کا بھی معائنہ کیا۔ ان سکولوں میں بھی والدین کی میٹنگز بلا کر طلباء اور والدین سے خطاب کیا۔ دوسرا دورہ رمضان شریف کے بعد مشرقی علاقہ کا جنرل سیکرٹری الحاج بونگے۔ سیکرٹری تعلیم مسٹر ابراہیم۔ بابے بو ریجن کے مشنری مولوی مقبول احمد صاحب اور خاکسار کے ہمراہ بو۔ بایا۔ لے دُوا۔ بابے بو۔ گینی جورو۔ دارو۔ ٹے نے ناہول۔ بیوا بو۔ بیلے اور بنگورا وغیرہ کا تیرہ روزہ دورہ کیا۔ اس دورہ میں سرکٹ میٹنگز کے علاوہ امیر صاحب نے انفرادی و اجتماعی رنگ میں احباب جماعت سے خطاب کیا۔ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں اپنے اندر اخلاص و ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین کی۔

بو ریجن کے مشنری مولوی منصور احمد صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں قرب و جوار کی جملہ جماعتوں میں پندرہ دورے کئے۔ احباب جماعت سے تعارف پیدا کیا۔ اور انہیں تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ ایسے دوروں میں انہوں نے کم و بیش بارہ سو میل کا سفر طے کیا۔ اور سینکڑوں افراد تک پیغام اسلام پہونچایا۔ بو کے اردگرد آٹھ۔ دس میل تک متعدد گاؤں ہیں۔ جن میں سے بعض کی آبادی ایک ہزار سے بھی متجاوز ہو جاتی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے پاکستانی اساتذہ کے ذریعہ منظم تبلیغی جدوجہد کا آغاز کیا۔ ان کی ہدایت کے مطابق فرداً فرداً اور وفود کی صورت میں پاکستانی اساتذہ ان دیہات میں جاتے رہے۔ اور تقریباً ہر گاؤں میں آٹھ آٹھ دس دس مرتبہ گئے۔ تقاریر کیں۔ نماز جمعہ پڑھاتے رہے۔ انگریزی و عربی لٹریچر دیدہ زیب کیلنڈر جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء سلسلہ کی تصاویر ہیں۔ بکثرت تقسیم کئے۔ ان مقامات میں سے Gondama۔ Sambehun اور Matru کے مواضعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جو میں آٹھ دس مرتبہ اساتذہ نے وفود کی صورت میں نہایت احسن رنگ میں پیغام حق پہنچایا۔ مولوی صاحب موصوف خود بھی تین چار مرتبہ ان مقامات میں گئے۔ دسمبر میں محترم امیر صاحب کے بو تشریف لے جانے پر ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔ جس میں محترم امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ بعد میں سوالات کے جواب بھی دیئے۔ اس مقام پر مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح۔ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فردوسی مکرم کمال الدین خان صاحب اور یہاں کی لوکل جماعت کے ایک پرانے احمدی بزرگ پا سعید بنگورا کو بھی دوسرے دن تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ دسمبر کے آخر ہفتہ میں قصبہ Makarra کے عیسائی چیف مولوی صاحب کی دعوت پر مشن ہاؤس کے لئے بو میں جماعت کے تعلیمی اور تبلیغی ادارہ جات دیکھے۔ اور ان سے بہت متاثر ہوئے۔ مکرم نعیم احمد صاحب طیب اور مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فردوسی نے اس چیف کو بو لانے اور واپس لے جانے کے لئے اپنی کار پیش کی۔ ان تمام مقامات پر تبلیغ کی خاطر جانے کے لئے انہوں نے اور مکرم انور حسن صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو نے نہ صرف اپنی خدمات بلکہ اپنی کاریں بھی اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے پیش کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بابے بو ریجن کے مشنری مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح نے بھی عرصہ زیر رپورٹ میں اپنے ریجن میں ستائیس جماعتوں میں متفرق اوقات میں آٹھ دورے کئے۔ انہوں نے ایسے دوروں میں ایک ہزار سے زائد میل کا سفر طے کیا۔ جس میں قریباً چالیس میل کا سفر پیدل طے کیا۔ انہیں اپنے ان دوروں میں بعض مقامات پر پبلک جلسے کرنے کی بھی توفیق ملی۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری لوگوں تک پہنچائی۔ لوگوں کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مولوی صاحب کے دوروں کی وجہ سے جماعتوں میں خاصی بیداری پیدا ہوئی۔ آپ کو اس عرصہ میں ایک نئے مقام پر جماعت قائم کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مولوی صاحب موصوف نے بابے بو کے ارد گرد تین چار میل دور کے دیہات میں تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ پانچ مقامات پر وفود کی صورت میں جا کر پبلک جلسے کرنے کی توفیق ملی۔ ان جلسوں میں چوہدری بشیر احمد صاحب اختر۔ چوہدری لطیف احمد صاحب وغیرہ نے بھی متعدد تقاریر کیں۔ اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔

خاکسار نے اپنے ریجن میں الگ طور پر بارہ قصبات و دیہات و شہروں میں متفرق اوقات میں چار تبلیغی و تربیتی دورے کئے۔ ان دوروں میں انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کے علاوہ چند پبلک جلسے بھی منعقد کئے۔ تین مقامات پر عیسائی مشنریوں سے اجتماعوں میں مباحثات ہوئے۔ ان دوروں میں اپنے ریجن میں واقع تین احمدیہ سکولوں کے علاوہ عیسائیوں کے سات پرائمری تین سیکنڈری سکولوں نیز ایک مسلم براد رہڈ سکول میں بھی جا کر اساتذہ سے تبادلۂ خیالات اور چند سکولوں میں آخری کلاسز کے طلباء سے خطاب کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ اساتذہ و طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر میں انہیں مناسب لٹریچر بھی پیش کیا۔ ان چاروں دوروں میں آٹھ صد میل سے زائد کا سفر طے کیا۔

عشرۂ اطفال اور وقف جدید

یکم شہادت / اپریل سے عشرۂ اطفال منایا جا رہا ہے۔ وقف جدید کے اس سال کی دوسری سہ ماہی کا آغاز ہو چکا ہے۔ مجالس کی گزشتہ سہ ماہی کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وقف جدید کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ان ایام میں ناظمین اطفال اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ ان کی مجلس کے تمام اطفال وعدہ جات چندہ وقف جدید میں شامل ہوں نیز والدین کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔

(سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

میری بیٹی زاہدہ مرزا بنت مرزا رحمت اللہ صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل سیکورٹی لاہور نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے (اے اینڈ بی کورس) اعلیٰ فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے نیز میتھ بی کورس میں یونی ورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کر کے سرٹیفکیٹ آف آنر پانے کا امتیاز خصوصی حاصل کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔

مبارکہ شمیم (بی۔ اے 54 [illegible] لاہور)

دمدار تارے اور شہب ثاقبہ

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی ربوہ

آج کل صبح ۴ بجے کے قریب ایک دمدار تارا مشرق کی طرف نظر آتا ہے۔ جس کی دُم اوپر کو اٹھی ہوئی اور لمبائی میں ایک گز کے قریب معلوم ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ دمدار تاروں کو منحوس جانتے اور کسی تباہی یا بڑی مصیبت کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت ان تاروں کا نظر آنا کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے یہ آسمان میں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں گو ان میں سے اکثر برہنہ آنکھ سے نظر نہیں آتے۔ لیکن دوربین کے ذریعہ بادل کے چھوٹے چھوٹے روشن ٹکڑوں کی شکل میں ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں۔ البتہ ایسے دمدار تارے جو دنیا کی توجہ کو اپنی کھینچ لیں۔ اور غیر معمولی چمک اور شان کے حامل ہوں شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ نمودار ہوتے ہیں تو اریب خدا کی قدرت اور جلال الٰہی کا ایک عظیم جلوہ ہوتے ہیں۔ ان کا ظہور دلوں میں رعب اور ہیبت پیدا کرتا اور انسان کو خالق حقیقی کی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

جس طرح زمین، زہرہ اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اسی طرح دمدار تارے بھی سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ سیاروں کے مدار بالکل گول نہیں بلکہ ذرا سے بیضوی ہوتے ہیں اور ان کا فاصلہ سورج سے کم و بیش ایک سا رہتا ہے۔ لیکن دُمدار تاروں کے مدار پچکے ہوئے انڈے کی طرز کے مگر بہت لمبوترے ہوتے ہیں۔ کبھی تو وہ سورج کے اس قدر قریب ہو جاتے ہیں کہ ان کا فاصلہ عطارد سے بھی کم رہ جاتا ہے اور کبھی وہ یورے نس اور پلوٹو سے بھی زیادہ دور چلے جاتے ہیں۔

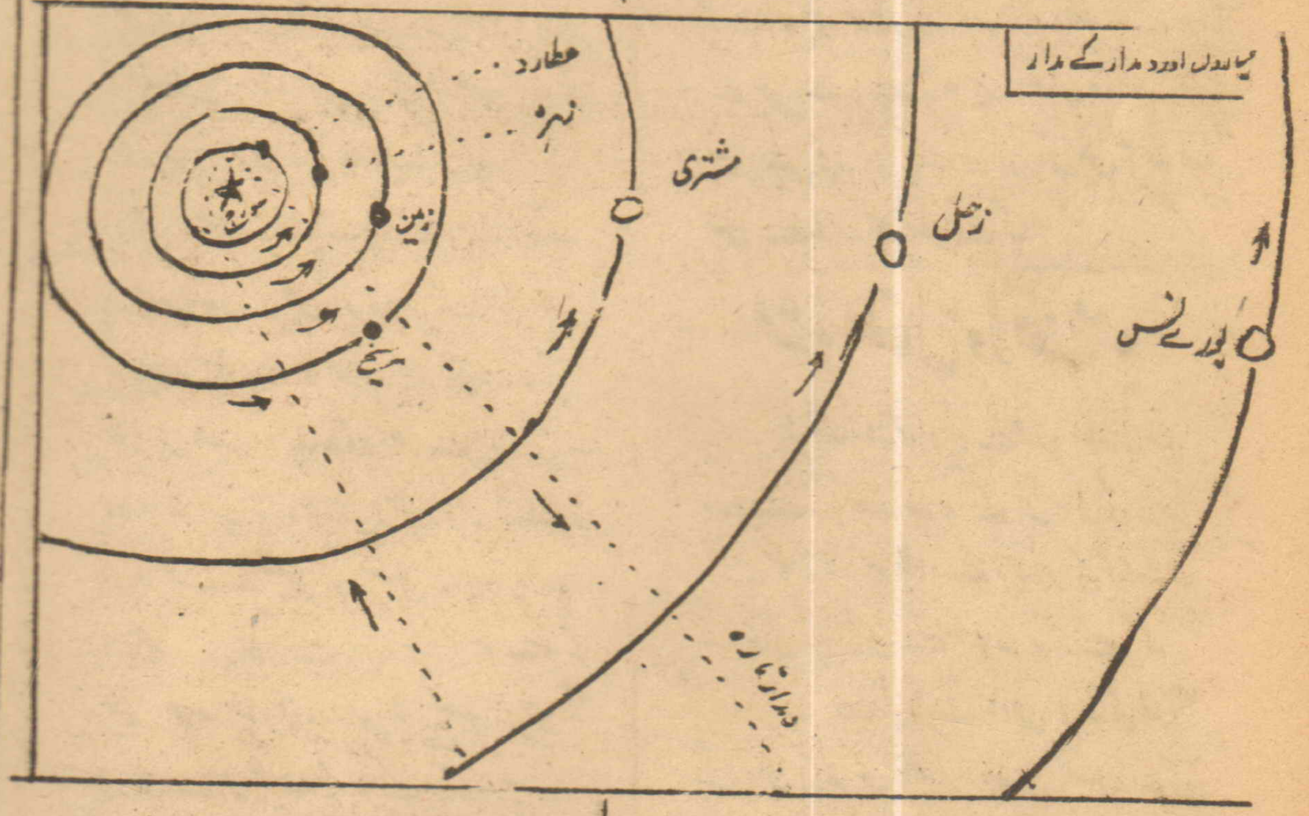

سب دمدار تارے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ بعض کے مدار چھوٹے ہوتے ہیں اور وہ چند برس کے وقفے سے بار بار خالی آنکھ یا دوربین سے نظر آ جاتے ہیں لیکن بعض صدیوں میں ہی لوٹتے اور نظر آتے ہیں۔ پھر ان کی چمک دمک اور جسامت میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے۔ ۱۹۱۰ء میں ایک دمدار تارہ نکلا جس کو دیکھ کر ہر شخص پر دہشت طاری ہو گئی تھی اس کی دُم اس قدر طویل تھی کہ افق سے لے کر سمت الراس تک پھیلی ہوئی تھی اور ایک خفیف سی روشنی کی روشنی سے چمکتی تھی۔ اس کو بیلی کا دمدار تارہ کہتے ہیں۔ ۷۵ سال میں اپنا گرد مشمسی پوری کرتا ہے۔ ۱۹۸۶ء میں پھر نظر آئیگا۔ جب [illegible] سائنسدانوں میں سے بعض [illegible] نے کہا کہ زمین تو کیا سورج [illegible] کے علاوہ کچھ حقیقت نہیں۔ ۱۸۸۱ء میں ایک دمدار تارہ نکلا تھا۔ جس کے سر کا قطر ہی دس لاکھ میل تھا اور ۱۸۸۳ء کے تارے کی دم بیس کروڑ میل لمبی تھی۔ حجم میں اس قدر بڑے ہونے کے باوجود ان کا وزن بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ لطیف مادے سے بنے ہوتے ہیں سر نسبتاً ٹھوس نظر آتا ہے۔ لیکن وہ بھی مسلسل مادہ پر مشتمل نہیں ہوتا۔ درمیان میں چھلنی کی طرح بہت سا خلا ہوتا ہے اور اس میں سے ستارے بھی نظر آ جاتے ہیں۔ شاید یہ حصہ پتھروں، باریک ذروں، یخ اور منجمد گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور دُم گیسوں اور گرد و غبار کا مجموعہ ہوتی ہے۔ جب یہ تارے سورج سے دور ہوتے ہیں تو ان کی دُم نہیں ہوتی۔ لیکن جوں جوں قریب آتے ہیں دُم بنتی اور لمبی ہوتی جاتی ہے۔ اور ان کی چمک اور رفتار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے جب یہ سورج کے قریب آ رہے ہوتے ہیں تو سر آگے اور دُم پیچھے ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ سورج سے گھوم کر دور جانے لگتے ہیں تو دُم آگے ہو جاتی ہے۔ اور سر پیچھے رہتا ہے۔ گویا دُم کا رُخ ہمیشہ سورج سے مخالف سمت میں ہوتا ہے۔ دُم کا مادہ اس قدر لطیف ہوتا ہے کہ محض سورج کی روشنی کے دباؤ سے وہ اپنا رُخ بدل لیتا ہے۔ اس کی لطافت کا اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ۱۹۱۰ء میں جو دُمدار نکلا تھا۔ اس کی دُم میں سے زمین گزر گئی۔ لیکن اس کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی اور اسے کسی قسم کا صدمہ محسوس نہیں ہوا۔

دمدار تارے کی چمک کے دو اسباب ہیں ایک تو سورج کی روشنی اس کے سر اور دُم کے ذروں سے اسی طرح منعکس ہوتی ہے جیسے چاند کی سطح سے۔ دوسرے سورج کی شعاعوں کے زیر اثر اس کی گیسوں میں ایک ہلکی سی تنویر پیدا ہوتی ہے۔ جس سے وہ چمکنے لگتے ہیں۔ بعض دمدار تاروں کی دُم فضا میں منتشر ہو کر غائب ہو جاتی ہے۔ بعض کے سر بھی سورج یا مشتری کی زبردست کشش کے باعث یا خود بخود ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ اور ان کے ٹکڑے کروڑوں پتھروں اور سنگریزوں کی شکل میں مدار پر گھومتے رہتے ہیں۔ شہاب ثاقب یا ٹوٹنے والے تارے زیادہ تر یہی سنگریزے ہوتے ہیں۔ یہ اپنے مدار پر گھومتے رہتے ہیں۔ لیکن جب زمین ان کے مدار کو قطع کرتی ہے۔ تو ان میں سے کچھ زمین کی طرف کھنچ آتے ہیں۔ ان کی رفتار تیس ہزار میل فی گھنٹہ سے لے کر ۱۶۔۷ لاکھ میل فی گھنٹہ تک ہوتی ہے اس تیز رفتاری کے باعث ہوا کے خول میں داخل ہو کر ہوا کی رگڑ سے بھڑک اٹھتے اور جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ جس وقت بھڑکتے ہیں تو ایک جلتی ہوئی لکیر نظر آتی ہے۔ اور ہم کہتے ہیں تارہ ٹوٹا۔ جب کسی رات شہب ثاقبہ کا نظارہ بکثرت آسمان پر نظر آئے تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ زمین کسی پرانے دمدار تارے کے مدار کو قطع کر رہی ہے۔

دمدار تاروں کے مدار کے علاوہ بھی نظام شمسی میں سیاروں کے درمیان جابجا ایسے بے شمار سنگریزے موجود ہیں جو سورج کے گرد مسلسل چکر لگاتے رہتے ہیں۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ شاید یہ وہ بچا کھچا مادہ ہے جو سیاروں کی تخلیق کے بعد فضا میں بکھرا رہ گیا ہے۔ یہ ذرے بھی کبھی کبھی ہوا میں داخل ہو کر بھڑک اٹھتے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ روزانہ قریباً ۲۰ کھرب شہاب فضا میں نمودار ہوتے ہیں۔ ان کی جسامت ریت کے ذرے سے لیکر چنے کے دانہ کے برابر ہوتی ہے۔ زمین کی سطح سے ۶۰۔۷۰ میل کی بلندی پر یہ جل کر بھڑکیلے دخان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ان سنگریزوں کے جل اٹھنے کی وجہ سے قریباً ایک ہزار ٹن راکھ روزانہ زمین کی سطح پر گرتی ہے ۲۴ گھنٹے جو شہاب کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

ان میں سے صرف تیس ہزار کے قریب اس قدر وزنی ہوتے ہیں جتنا کہ ہمارا دس پیسے کا سکہ بہت تھوڑے ایسے ہوتے ہیں جو اس سے بڑے ہوں۔ لیکن خال خال اتنے بڑے بھی ہوتے ہیں جیسے چھوٹی موٹی چٹان۔ وہ جل کر راکھ ہونے سے قبل زمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور بڑے دھماکے کے ساتھ گر کر پاش پاش ہو جاتے اور زمین میں دھنس جاتے ہیں۔ امریکہ کے صحرائے ایریزونا میں ایک گڑھا ہے جو پون میل چوڑا اور ۳۔۴ سو فٹ گہرا ہے خیال ہے کہ یہ کسی بڑے شہاب کے گرنے سے بنا تھا۔ اسی طرح ۱۹۰۸ء میں (یعنی جس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی) سائبیریا (روس) کے جنگل میں ایک ایسا شہاب گرا تھا جس کی گرمی سے میلوں تک درخت جھلس کر خاکستر ہو گئے

زمین کے اطراف میں جو ہوا کا غلاف پایا جاتا ہے۔ وہ ہمیں بہت سے خطرات سے محفوظ رکھتا ہوا ایک مضبوط چھت کا کام دیتا ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہوتا تو ریت کے برابر ذرے بھی ۳۰ ہزار فی گھنٹہ کی رفتار سے ہمارے جسموں سے ٹکرا کر اسے چھلنی کر دیتے۔ اور زمین پر چاروں طرف ہلاکت اور بربادی ہی نظر آتی۔ لیکن خدائے بزرگ و برتر کا یہ کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہوا کے ذریعہ ہمیں ان خطرات سے بچایا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے

وجعلنا السماء سقفاً محفوظاً (الانبیاء ۳۳)

اور ہم نے آسمان کو ایک مضبوط چھت (یعنی حفاظت کا ذریعہ) بنایا ہے۔

سورۂ بقرہ آیت ۲۳ میں فرمایا۔

الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناءً

خدا وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش اور آسمان کو بطور چھت بنایا ہے۔ (تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرتا رہے)

ایک اور جگہ فرمایا۔

اللہ الذی جعل لکم الارض قراراً والسماء بناءً (المومن ۶۵)

اللہ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار کی جگہ بنایا ہے اور اور آسمان کو ایک مکان کی صورت میں حفاظت کے لئے بنایا ہے

ان آیات میں السماء سے مراد ہوا کا غلاف ہی ہے جو مختلف رنگ میں اہل زمین کی حفاظت کرتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین

مکرم قاری محمد یٰسین خاں صاحب مرحوم و مغفور

(مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری دارالصدر ربوہ)

میرے برادر نسبتی قاری محمد یٰسین خان صاحب کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان سے ربوہ آیا اور اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا مرحوم اچانک ہی فوت ہو گئے۔ بیماری کی پہلے کوئی اطلاع نہ تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی ناگہانی وفات تمام عزیزوں کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ لیکن موت و حیات کے سلسلہ میں انسان کو کوئی اختیار نہیں۔ قاری صاحب مرحوم نہایت نیک، مخلص اور باعمل احمدی تھے بچپن سے ہی اللہ تعالےٰ نے انہیں قلب سلیم عطا کیا تھا۔ اور نیک والدین کی تربیت کے باعث چھوٹی ہی عمر میں رشد و ہدایت کے آثار نظر آنے لگے۔ صوم و صلوٰۃ کی پابندی۔ دینی مشاغل سے رغبت اور غیر شرعی باتوں سے نفرت ان کا شعار رہا۔ قرآن کریم سے انہیں ابتداء سے ہی دلی لگاؤ تھا۔ چونکہ دل لگا کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسلئے دوست انہیں قاری کہا کرتے تھے اور مشرقی افریقہ اور انگلستان میں اسی نام سے مشہور تھے۔ اگرچہ حافظ قرآن نہ تھے لیکن کثرت تلاوت اور غور و خوض سے مطالعہ کی وجہ سے قرآن کریم کا اکثر حصہ ازبر ہو گیا تھا۔

جب مرحوم کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا تو مرحوم کالج میں اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ اور دوستوں کے مشورہ پر مشرقی افریقہ کا رخ کیا۔ جہاں ان کے ماموں اور خالو اور بعض اور عزیز محکمہ ریلوے میں ملازم تھے۔ دوران سفر جہاز ایک احمدی سے ملاقات ہو گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ازالہ اوہام کے مطالعہ کا جہاز میں موقع مل گیا۔ اس طرح مرحوم کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت قائم ہو گئی اور مشرقی افریقہ پہنچ کر سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا مزید موقع ملا۔ حتیٰ کہ مرحوم کو یقین ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ نے ہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دنیا میں احیائے اسلام کی خاطر بھیجا ہے۔ چنانچہ فوراً بیعت کر لی اور اپنی تمام مساعی کو دین کے لئے وقف کر دیا۔

اگرچہ قاری صاحب نے اپنی زندگی باقاعدہ طور پر خدمت سلسلہ کے لئے وقف تو نہیں کی تھی۔ لیکن عملاً و مالی۔ حالی و قالی خدمات میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ شیخ مبارک احمد صاحب کو جب حضرت مصلح موعود نے مشرقی افریقہ کا پہلا مبلغ بنا کر بھیجا اور مکرم شیخ صاحب نے علاقہ ٹانگانیکا میں تبلیغی جدوجہد شروع کی تو برادرم قاری صاحب مرحوم نے ان سے پورا پورا تعاون کیا بلکہ دست راست بن گئے۔ اور جب تک شیخ صاحب نے سواحیلی زبان میں مہارت حاصل نہیں کی تھی۔ قاری صاحب مرحوم ان کی تقریروں اور تحریروں کا بڑی محنت سے ترجمہ کرتے اور ان کی جملہ تبلیغی مساعی میں شریک رہتے جب مخالفین نے دیکھا کہ احمدی مبلغ کی سرگرمیوں نے افریقن لوگوں میں نیک اثر پیدا کر دیا ہے تو مخالف سربراہوں نے مقامی فتنہ پردازوں سے ساز باز کر کے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب پر دو جھوٹے مقدمے کھڑے کر دئے ان دونوں مقدموں میں قاری صاحب مرحوم کو بھی برابر کا ملوث قرار دیا گیا ایک مقدمہ SEDITION کا تھا اور دوسرا مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا تھا اور چونکہ یہ مقدمے ساز باز سے کئے گئے تھے نتیجہ تو لامحالہ خلاف جانا ہی تھا۔ چنانچہ مکرم شیخ صاحب کو گیارہ دن کی پیشیوں اور سماعت کے بعد تا برخواست عدالت قید کی سزا اور دو سو شلنگ جرمانہ کا حکم سنایا گیا اور قاری صاحب مرحوم پر ..... پر ایک سو شلنگ جرمانہ کیا گیا۔ اس واقعہ کا ذکر تاریخ احمدیت جلد ہفتم میں موجود ہے۔

مرحوم حد درجہ راستباز اور صاف گو انسان تھے۔ اور نظام سے تعاون اور خلیفہ وقت اور امام کی اطاعت کو ازبس ضروری قرار دیتے تھے۔ اور امام وقت کے مقرر کردہ عہدیداران کی اطاعت اور ان سے دلی تعاون پر بڑا زور دیا کرتے تھے۔ اظہار حق میں بڑے دلیر تھے۔ دینی معاملات میں نہ قرابتداری کا پاس ہوتا اور نہ دوستوں کی ناجائز رعایت کا خیال۔ بات وہی کہتے۔ جو سولہ آنے کھری ہو۔

قرآن کریم کو سوچ سمجھ کر پڑھنے اور غور و تدبر کرنا بہت ضروری خیال کرتے اور قرآنی احکام پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ تقویٰ کا یہ حال تھا کہ جب انگلستان کی ملکہ الزبتھ کی چھوٹی بہن شہزادی مارگریٹ نیروبی آئی اور سینٹ جان ایمبولینس کے افسر کی حیثیت میں یہ ڈیوٹی پر موجود تھے تو جب شہزادی کی کار سامنے سے گذری تو غض بصر کے ماتحت مرحوم نے منہ پھیر لیا۔ مبادا شہزادی کے چہرے پر نظر پڑ جائے۔

برادرم مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے صفت قناعت سے بھی متصف کیا تھا۔ اور اگرچہ زندگی کا اکثر حصہ مرحوم نے مالی تنگی میں گذارا لیکن ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے اور کبھی بھی زبان پر حرف شکایت نہ لاتے تھے اس پر کثرت عیالداری مستزاد تھی لیکن اس وجہ سے کبھی ہراساں نہ ہوتے اور موصی ہونے کے علاوہ سلسلہ کی مرکزی و مقامی تحریکات میں ضرور حصہ لیتے تھے چندوں کی ادائیگی میں کبھی بھی سستی نہ کرتے۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ نے ان پر مالی فضل کرنا شروع کیا اور جب یہ انگلستان چلے گئے تو وہاں ان کی مالی حالت بہت اچھی ہو گئی تھی۔ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب نے جو ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں رہنے کے بعد انگلینڈ تشریف لے گئے تھے۔ اور اب ربوہ میں مقیم ہیں مجھے بتایا کہ ایک دفعہ انگلستان میں قاری صاحب مرحوم نے ازراہ تشکر و امتنان بیان کیا کہ اب میری مالی حالت بہت اچھی ہے۔ اپنی اعلیٰ ملازمت کا بھی ذکر کیا۔ اور بچوں کی ملازمتوں وغیرہ کا بھی ذکر کیا۔ اسی پر جب مکرم چوہدری صاحب نے کہا کہ آپ پر تو خدا کا فضل اس رنگ میں بھی ہونے والا ہے کہ عموماً لوگ ایک ہی پنشن کے حقدار ہوتے ہیں لیکن آپ کو تو تین پنشنیں ملا کریں گی۔ ایک پنشن تو حکومت تنزانیہ دیتی ہے ایک آپ کو انگلستان گورنمنٹ دیا کرے گی۔ اور ایک Old Age پنشن ملا کرے گی۔ تو ..... مسکرا کر کہنے لگے آپ کی یہ بات ہے تو ٹھیک لیکن مجھے تو ایک ایسا شائبہ ہوا ہے کہ اب میری زندگی قریباً ڈیڑھ سال اور ہے۔ چوہدری صاحب موصوف کی یہ گفتگو قریباً دو سال قبل ہوئی تھی۔

برادرم مرحوم کو تربیت اولاد کا ہر وقت خیال رہتا تھا اور یہی خواہش تھی کہ ان کا ہر بچہ ان کی طرح سلسلہ کا شیدائی اور دین اسلام کا سچا خادم بنے اور اس غرض کے لئے بڑی کوشش کرتے تھے کہ اولاد کو مسموم فضا سے بچا کر رکھیں اور تمام تر دینی ماحول میں پروان چڑھیں اور جہاں اسبارے میں دونوں میاں بیوی پوری پوری کوشش کرتے تھے وہاں ساتھ ساتھ متواتر دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا۔ اور اپنی اولاد کے حق میں ہمیشہ دعا کرتے رہتے تھے۔ جب افریقہ سے یہ لندن چلے گئے تو کچھ عرصہ کے بعد اپنی ہمشیرہ (خاکسار کی اہلیہ) کو خط لکھا کہ اس ملک میں سب سے بڑی پریشانی اولاد کی نیک تربیت سے متعلق ہے۔ گھر میں تو ہم بچوں کو دینی تعلیم دیتے رہتے ہیں اور قرآن کے احکام کی تعمیل اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ لیکن گھر سے باہر کی حد درجہ مسموم فضا اور مخرب الاخلاق ماحول بھی برابر اثر ڈالتا رہتا ہے اور خواہ ہم کتنی ہی محنت کیوں کا نہ کریں۔ سوسائٹی کے بداثرات سے محفوظ رہنا غیر ممکن ہے اسلئے ہمارا بھروسہ تو خدا کے تقاضائے حکیم و قدیر پر ہی ہے وہی انہیں اپنی پناہ میں لے گا۔ اسلئے قاری صاحب اپنے بچوں کے حق میں خاص طور پر دعا کیا کرتے تھے۔ اور یہ ان کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ ان کی تمام کی تمام اولاد خدا کے فضل سے نیک اور خادم دین ہے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

انگلستان کی مسموم فضا سے برادرم مرحوم مطلقاً متاثر نہ ہوئے تھے۔ یہ برابر تقویٰ اور نیکی کی راہوں پر قدم مارتے چلے گئے اور ان کی اولاد بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انگلستان میں بھی اعلائے کلمۃ الحق میں پورے جوش و انہماک سے حصہ لیتے رہے اور اطاعت امام اور تعاون نظام کا پورا پورا اعلیٰ ثبوت پیش کیا جس کی جماعت کے مخلص کارکن ہیں اور کفر کے اس مضبوط گڑھ میں تبلیغی مساعی میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے برادرم مرحوم کو جوانمردی کے زمانہ سے ہی شوق و ذوق عبادت سے نوازا تھا۔ اور آپ اوائل عمر سے ہی تہجد گذار اور شب زندہ دار رہے ہیں۔ انہی ریاضتوں کے انعام میں اللہ تعالیٰ نے انہیں قبولیت دعا اور رؤیا صادقہ سے مشرف فرمایا تھا۔

قاری صاحب مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اس اہم فریضہ میں خود بھی کوشاں رہتے اور دوسروں کو بھی اس کی توجہ دلاتے رہتے۔ مبلغین سلسلہ سے اسبارے میں پورا پورا تعاون کرتے۔ اگرچہ انفرادی تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔ لیکن یہ پسند کرتے تھے کہ ہر کام نظام کے ماتحت ہو کیونکہ تعاون اور اتفاق میں بہت برکت ہوتی ہے۔ تبلیغ کے لئے عملی نمونہ کو بحث پر ترجیح دیتے تھے اور بہت لمبی تقریروں کے قائل نہ تھے۔ ہمیشہ مختصر مگر ٹھوس بات کہتے

مختصر یہ ہے کہ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے پیدائشی احمدی نہ تھے۔ لیکن بیعت کرنے کے بعد جلد جلد ..... ترقی کرتے چلے گئے اور روحانی مسابقت میں بہتوں کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے .... اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے بیکنار سمندر سے اس نیک روح پر اپنے انوار کی بارش برسائے اور ہر لمحہ اور ہر آن انکے درجات کو بلند کرتا چلا جائے۔ آمین یا رب العالمین

دارالضیافت میں موصول ہونے والے صدقات و عطیہ جات

از ۲/۱۹ تا ۲/۲۸

۱	محترمہ فہمیدہ لطیف صاحبہ لاہور چھاؤنی	صدقہ یکرا	۵۰/-
۲	محترمہ مسز مفتی حامد حسن صاحبہ	صدقہ	۱۰/-
۳	محترم سردار مجید احمد صاحب ربوہ	"	۵/-
۴	" لطیف احمد صاحب طاہر	"	۹۴/۰۶
۵	" میجر مرزا امیر احمد صاحب کراچی	"	۵/-
۶	" فرید احمد صاحب ربوہ	"	۵/-
۷	" میجر سید محمود احمد صاحب کراچی ۳	"	۴۰/-
۸	" محمد شریف صاحب اوکاڑہ	"	۵/-
۹	" صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ	"	۵۰/-
۱۰	" راجہ عبدالمجید صاحب ربوہ	"	۹/-
۱۱	" مجید شاہنواز صاحب کراچی	"	۱۵۰/-
۱۲	انجمن احمدیہ مڈھ رانجھا	"	۵/-
۱۳	" عبدالغفور صاحب ربوہ	"	۵/-
۱۴	" حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	"	۸/-
۱۵	" چوہدری فتح محمد صاحب۔ چک ۹۶ ساہیوال ۱۲		۵/-
۱۶	" نور محمد صاحب چک ۲۷۸ شیر کا ضلع لائلپور	"	۶/-
۱۷	" محمد امین صاحب اوکاڑہ	"	۵/-
۱۸	" ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ	"	۲۰/-
۱۹	محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ دین محمد صاحب کوٹ شہاب خاں	"	۲۰/-
۲۰	" عقیل بیگم صاحبہ	"	۵/-
۲۱	محترم محمد صدیق صاحب چک ۶۴ ضلع لاہور	"	۱۰/-
۲۲	" منور احمد قاسم صاحب بیت المال ربوہ	"	۱/-
۲۳	" مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی	"	۱/-
۲۴	" عنایت بیگم صاحبہ والدہ رانا منظور احمد صاحب ربوہ		۱/-
۲۵	" چوہدری غلام رسول صاحب چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ	صدقہ	۱۶/-
۲۶	" چوہدری شاہنواز صاحب بذریعہ M.T.A. برکا		۱۵۰/-
۲۷	" خواجہ شریف احمد صاحب ربوہ بذریعہ " محترم مختار احمد صاحب ہاشمی	صدقہ	۵/-
۲۸	" شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور از حاجی حمید اختر صاحب		۶۰/-
۲۹	محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم محمد اسحاق صاحب ہاؤس سٹور ربوہ		۵/-
۳۰	محترم محمد یسٰے خاں صاحب کوئٹہ	"	۲۵/-

عطیہ جات

۳۱	محترم حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ		۵/-
۳۲	" شیخ بشیر احمد صاحب کوئٹہ		۳۰/-

(افسر دارالضیافت)

دعائے مغفرت

محترمہ غلام زینب صاحبہ اہلیہ حکیم غلام غوث صاحب امرتسری مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۹/۲ بروز اتوار صبح سوا تین بجے بعمر ۱۰۵ سال اپنے فرزند قریشی نور الحسن صاحب سیکشن آفیسر اسلام آباد کے ہاں وفات پا گئیں۔ مرحومہ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نیک صالح خاتون تھیں۔ بروز اتوار ۴ بجے شام اسلام آباد میں نماز جنازہ ادا ہوئی۔ قبرستان اسلام آباد میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کے لواحقین سے بلا وجہ خالی یاد نہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

احباب جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم مسجدیں اسلئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو۔ بلکہ اسلئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو۔" نیز

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مسجدیں بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں آنی لگ جائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

کامیاب ہونیوالے طلباء و طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بچوں اور بچیوں کو امتحانوں میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان کی اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں وکالت مالی تحریک جدید مبارکباد عرض کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔ ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے مجاہدین کی ایک اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا ایک مرسل ہمارے اندر پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ہمیں ہرگز نہیں بھلانی چاہیئے۔ ہمیں تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق حق اور صداقت کے ایک مینار سے ہے۔ اور مینار جتنا بلند ہو اتنی ہی اس کی روشنی پھیلتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کی روشنی تمام اکناف عالم میں پھیل رہی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر فرد (مرد۔ عورت اور بچہ) کو چاہیئے کہ حق اور صداقت کے امتیاز کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات (اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بلند درجات فرما دے اور اپنی جوار رحمت میں ڈھانپ لے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

(میجر اسلم حیات خان مقیم راولپنڈی)

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق جھنگ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نسلی امتیازات کے استیصال کے بین الاقوامی دن پر

یو این او کے جنرل سیکرٹری اوتھانٹ کا پیغام

یہ حقیقت تقریباً ناقابلِ فہم ہے کہ ۱۹۷۰ء میں یعنی اقوام متحدہ کے چارٹر کی منظوری کے پچیس سال بعد نسلی تعصبات اور امتیازات دنیا کے سب سے زیادہ شدید معاشرتی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ بن کر ہمارے سامنے آئے جو انسان کے رگ و پے میں بری طرح پیوست ہے۔ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور متعدد ملکوں کی آبادی کے بہت بڑے حصوں کو بری طرح متاثر کر رہا ہے

اقوام متحدہ نے اپنے اس اصول سے کبھی انحراف نہیں کیا ہے کہ کسی حکومت، گروپ یا فرد کو ایسا کوئی حق مل جائے کہ وہ اپنی کسی کارروائی میں ایسا قدم اٹھائے جس سے دوسروں کے حقوق کی پامالی ہو یا ان پر بری طرح اثر انداز ہو۔ محض اس لئے وہ پیدائش کے اعتبار سے اس کے سزاوار ہیں۔ اقوام متحدہ کے اداروں نے بار بار اپنے اس یقینی حکم کا اظہار کیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان آزاد پیدا ہوتے ہیں اور وقار و حقوق کے اعتبار سے آپس میں برابر ہوتے ہیں اور یہ کہ وہ باعتبارِ عقل و ضمیر اس بات کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ آپس میں ایک جذبۂ اخوت کے ساتھ مل جل کر رہیں ان اداروں نے واضح کر دیا ہے کہ اگر نسلی تعصب یا امتیاز برتے جانے کے باعث انسانی حقوق یا بنیادی آزادیوں کی تکذیب ہوئی تو آزادی، انصاف اور امن کے ان تصورات کی بنیادیں ہل جائیں گی جن کو استوار و محکم رکھنے کے لئے اقوام متحدہ تہیہ کر چکی ہے اقوام متحدہ کو اس قسم کا مظاہرہ ہونے پر سخت افسوس ہے اور اسی لئے اس نے حکم دیا ہے کہ نسلی امتیازات کے استیصال کا بین الاقوامی دن منایا جائے تاکہ ان نسلی تعصبات کے خلاف بین الاقوامی کارروائی کی ہمت افزائی ہو سکے۔ اس تقریب کے لئے ۲۱ مارچ کی تاریخ اس لئے پسند کی گئی ہے کہ وہ ان دہشتناک واقعات کی یاد تازہ کرتی ہے جو دس سال پہلے جنوبی افریقہ کے شہر شارپے ویل میں رونما ہوئے تھے اس روز امتیازات کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر بری طرح گولی چلائی گئی تھی اور انہیں ہلاک کیا گیا تھا۔ عصر جدید میں نسلی تعصبات اور امتیازات کے جو سب سے زیادہ غیر انسانی ارتکابات ہوئے ہیں ان میں وہ واردات بلاشبہ سب سے زیادہ اہم ہے اس نے تمام بین الاقوامی جمعیت کو چونکا دیا تھا۔ وہ حادثہ ایک ایسی حکومت کی سوچی سمجھی اور منظم پالیسی کے تحت رونما ہوا۔ جو نسلی امتیازات کو ہمیشہ برقرار رکھنا چاہتی ہے

نسلی امتیازات ساری دنیا کے لئے سخت تشویشناک ہیں۔ اور اسی لئے ضروری تھا کہ اقوام متحدہ فوراً اور موثر صورت میں کارروائی کا حکم دے۔ چنانچہ بہت سے ممبر ملکوں نے اس منزل میں ایک اہم قدم اٹھایا۔ اور وہ نسلی امتیازات کی تمام صورتوں کے استیصال سے متعلق اس بین الاقوامی ضابطہ قانون کی فریق بن گئیں جسے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۹۶۵ء میں منظور کیا تھا۔ اس ضابطہ قانون کے نفاذ سے یہ اجازت مل گئی کہ نسلی امتیازات کے استیصال کی کمیٹی قائم کی جائے جس نے اس سال ماہ جنوری میں اپنا پہلا اجلاس منعقد کیا ہے کمیٹی کو اسی وقت سے یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ سرکاری طور پر منظور شدہ آئین و قوانین اور عدالتی انتظامات سے متعلق رپورٹوں کی جانچ پڑتال کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مختلف حکومتیں اس ضمن میں کیا کر رہی ہیں وہ مزید اطلاعات بھی حاصل کرتی ہے اور فریق ملکوں کے بھیجے ہوئے الزامات پر غور و خوض کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کونسا فریق ملک ضابطے میں درج شدہ دور رس ذمہ داریوں کی تعمیل کرنے سے پہلو تہی کر رہا ہے

اب ایک اور قدم اٹھانے کی بھی کارروائی ہو رہی ہے اور وہ یہ کہ ۱۹۷۱ء نسل پرستی اور نسلی امتیازات کے خلاف جدوجہد کے لئے بین الاقوامی سال کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے۔ (باقی)

اعلان

مکان برائے فروخت

محلہ دارالنصر ربوہ میں ایک مکان قابل فروخت ہے جس کی مکانیت مشتمل چھ کمرے ایک باورچی خانہ مع ملحقہ چار دیواری پختہ ہے۔

جو دوست خریدنا چاہیں نظارت امور عامہ سے رجوع فرمائیں۔

ناظر امور عامہ۔ ربوہ

مچھروں سے بچاؤ کیلئے

گولڈن مالیکیولر کریم استعمال کریں۔ قیمت ایک روپیہ

المنار دواخانہ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

مجلس مشاورت کے موقع پر احباب کرام نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ماہنامہ تحریک جدید زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے مہیا کیا جانا چاہیئے۔ اگر آپ کے ہاں کوئی لائبریری یا ریڈنگ روم ہو تو آپ اس کے نام پرچہ لگوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اس پرچہ کے ذریعہ نہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی روز افزوں ترقی کی خبریں دوستوں کو ملتی رہیں گی بلکہ خدمت اسلام کا جذبہ پیدا کرنے میں بھی یہ پرچہ انشاء اللہ نمایاں کردار ادا کرے گا۔ اس کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے گویا آپ دو روپے کی قلیل رقم میں متعدد دوستوں میں خدمت اسلام کا جذبہ پیدا کرنے کے محرک بن جائیں گے۔ چندہ آپ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ بھی ادا فرما سکتے ہیں اور منی آرڈر کے ذریعہ مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ کو بھی ارسال کر سکتے ہیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ عزیز بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم محمد یعقوب صاحب مہاجر مقیم چنیوٹ) اپنے شوہر محترم کے ساتھ راولپنڈی اپنے بھتیجے کی شادی میں شرکت کے لئے گئی ہوئی تھیں۔ واپسی پر موصوفہ کو ایک بس سے اتر کر چنیوٹ کی بس میں سوار ہونے کی غرض سے سڑک کراس کرتے ہوئے ایک ٹیکسی کے حادثہ میں سخت چوٹیں آئیں۔ فوری طبی مدد بہم پہنچانے پر طبیعت نہ سنبھلی۔ جائے قیام پر پہنچتے ہی جان جان آفریں کے سپرد کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ ٹرک کے ذریعہ ربوہ لے جایا گیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش مرحومہ کا جنازہ پڑھا۔ اور نعش کو کندھا دیا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں، نیز پس ماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ مولا کریم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

(رضیہ سلطانہ اہلیہ حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ منگلور ساؤتھ انڈیا)

صیغہ امانت تحریک جدید کا فون نمبر

احباب کی اطلاع و سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صیغہ امانت تحریک جدید کا فون نمبر ۶۳ ہے احباب نوٹ فرما لیں۔ (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج کورس بیس ۲۰ روپے جاہر دواخانہ گول بازار۔ ربوہ فون نمبر ۳۲
گول بچھر کی بازار۔ لائلپور

کتابِ مبین کی صداقت کے اظہار کیلئے خدا تعالےٰ نے ایک کتابِ مکنون بھی تیار کی ہوئی ہے

کتاب مبین خدا تعالےٰ کا تازہ الہام ہے اور کتابِ مکنون سے مراد فطرت صحیحہ اور ضمیر ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"کتاب مبین کے ذکر میں اس امر کا بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کتاب مبین کی شناخت کا انحصار صرف ظاہری دلائل اور براہین پر ہی نہیں رکھا بلکہ اس نے کتاب مبین کی سچائی کے لئے ایک اور کتاب بھی تیار کی ہوئی ہے جسے قرآنی اصطلاح میں کتاب مکنون (سورہ واقعہ آیت ۷۹) کہا جاتا ہے۔ کتاب مکنون کی مثال اس پانی کی سی ہے جو زمین کے اندر مخفی ہوتا ہے اور کتاب مبین کی مثال نہروں دریاؤں اور چشموں کے پانی کی سی ہے جو ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح نہروں اور دریاؤں یا بادلوں کے پانی کی وجہ سے کنوئیں کا پانی چڑھ آتا ہے۔ اسیطرح کتاب مبین کی آمد پر کتاب مکنون بھی اپنے خزانے اُگلنے لگتی ہے اور جب کتاب مبین کا پانی برسنا بند ہو جائے تو کتاب مکنون بھی مخفی تر ہو جاتی ہے۔ کتاب مکنون سے مراد فطرت صحیحہ اور ضمیر ہے اور کتاب مبین خدا تعالےٰ کا تازہ الہام ہے۔ اور کتاب مبین کی سچائی کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ وہ کتاب مکنون کے مطابق ہو۔ گویا اصل میں یہ دونوں ٹکڑے ایک ہی کُل کے ہیں جسے کتاب مطلق کہنا چاہیئے اور جب کتاب مکنون اور کتاب مبین کا اتحاد ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کتاب مبین اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے گویا اللہ تعالےٰ نے آئندہ لوگوں کو دھوکے سے بچانے کے لئے اپنی کتاب کا ایک ٹکڑا ان کے دلوں اور دماغوں میں بھی رکھ دیا ہے۔ تاکہ جو کتاب اس کے مطابق ہو وہ اس کی سمجھی جائے اور جو اس کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی قرار پائے ...

اللہ تعالےٰ نے کتاب مبین کا ایک حصہ انسان کے ضمیر میں رکھ دیا ہے اور جب وہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں تو کتاب مبین کی صداقت بالکل واضح ہو جاتی ہے مگر جس طرح بارش نہ ہونے پر کنوؤں کے پانی بھی سوکھنے لگتے ہیں اسیطرح کتاب مکنون اس وقت تک کام دیتی ہے جب تک کتاب مبین کا پانی برستا ہے جب فترۃ کا زمانہ آجائے تو کتاب مکنون بھی مخفی تر ہو جاتی ہے گویا دونوں کی مثال دو دوستوں اور محبوں کی سی ہے کہ جب ایک قریب آتا ہے تو دوسرا بھی قریب آجاتا ہے اور جب ایک دور چلا جاتا ہے تو دوسرا بھی دور چلا جاتا ہے۔ جب کتاب مکنون کسی شخص کی اپنی جلا کی وجہ سے نمایاں ہونے لگتی ہے اور اس کا مالک اپنی ذکاوت کی وجہ سے اس کے مطابق اعمال کر کے اسے اور زیادہ صقلی کر دیتا ہے تو معاً کتاب مبین یعنی الہام الٰہی اس پر نازل ہونے لگتا ہے اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ (النور آیت ۳۶) یعنی فطرت مبارکہ محمدیہ ایسی مصفّٰی اور پاکیزہ تھی کہ قریب تھا کہ خود بخود بغیر آگ کے جل اٹھتی یعنی بغیر اس کے کہ آسمانی آگ اس کو چھوتی وہ آپ ہی آپ دقائق اور معرفت کو پالیتی۔ کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ جب اس اندرونی تیل میں التہاب پیدا ہونے لگے تو آسمانی آگ کو وہ خود بخود جذب کر لیتا ہے غرض ان دونوں کتابوں کا عجیب جوڑ ہے کہ ایک کے قریب ہونے سے دوسری بھی قریب ہو جاتی ہے فطرت صحیح ہوتی ہے تو وہ الہام کو کھینچ لیتی ہے اور الہام کی روشنی کسی کو نصیب ہو جائے تو اس کی فطرت کے صحیح جذبات ابھرتے ہیں اور دونوں میں لازم و ملزوم والی لذت پیدا ہو جاتی ہے اسیطرح جب کتاب مکنون مٹ جائے تو کتاب مبین بھی نصیب نہیں ہوتی اور جب کتاب مبین سے انسان محروم ہو جائے تو کتاب مکنون بھی مٹ جاتی ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۴۸)

ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

قائدین اضلاع و قائدین مجالس کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال الاحمدیہ کے چار امتحانات دینی نصاب پر مشتمل منعقد ہوتے ہیں امسال ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء کو یہ چار امتحانات (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال منعقد ہوں گے۔ ہر احمدی بچے کے لئے کسی نہ کسی امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ ان امتحانات کا نصاب "کامیابی کی راہیں" کی صورت میں افضل برادرز ربوہ سے منگوایا جا سکتا ہے۔ سب احمدی اطفال ان امتحانات کے لئے باقاعدہ تیاری شروع فرما دیں اور قائدین کرام ان کی نگرانی فرما دیں۔ امید ہے کہ آپ ہم سے پوری طرح تعاون فرمائیں گے

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

عہدیداران انصار اللہ شکریہ کے مستحق ہیں

گزشتہ دنوں خطوط اور اعلانات کے ذریعہ انصار اللہ کے جملہ عہدیداران بالخصوص ناظمین اضلاع اور زعماء مجالس کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ ماہوار رپورٹوں کے لحاظ سے اس سال کو مثالی سال بنانے کی کوشش کریں چنانچہ اس ماہ مقابلتہً زیادہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لہٰذا قیادت ہذا ان سب عہدیداران کی شکر گزار ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے خدا کرے یہ رنگ صرف قائم ہی نہ رہے بلکہ اس میں دن بدن مزید نکھار پیدا ہوتا چلا جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

کانووکیشن تعلیم الاسلام کالج ربوہ

امسال تعلیم الاسلام کالج کا کانووکیشن انشاء اللہ ۴ مئی بروز سوموار صبح نو بجے کالج ہال میں منعقد ہوگا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مہمان خصوصی ہوں گے۔ اس لئے بی اے / بی ایس سی اور ایم اے / ایم ایس سی کے جو امیدوار اس کانووکیشن پر اپنی ڈگری لینی چاہتے ہوں وہ کنٹرولر صاحب امتحانات پنجاب یونیورسٹی لاہور سے رابطہ قائم کریں۔ تاکہ یونیورسٹی سے ان کی ڈگریاں یہاں وقت پر پہنچ جائیں۔

امیدواروں کے لئے گاؤن کا بندوبست حسب سابق کیا جائے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل ماہ مارچ ۱۹۷۰ء جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک فرما دیں۔

بصورت دیگر ان کے بنڈلوں کی ترسیل مجبوراً روک دی جائے گی

(منیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

الفضل

روزانہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۹ محرم ۱۳۹۰ھ - ۷ شہادت ۱۳۴۹ہش - ۷ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ میں امیرِ مقامی کا تقرر

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سفر مغربی افریقہ سے واپسی تک کے عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیرِ مقامی اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب کو مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔ محترم قاضی صاحب موصوف کی غیر موجودگی میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور ان کی غیر موجودگی میں محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور امام الصلوٰۃ ہوں گے۔

● ربوہ ۶ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گردہ میں درد کی تکلیف اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتائید و توفیقِ الٰہی

اعلاءِ کلمۂ اسلام کی غرض سے مغربی افریقہ کے للّٰہی سفر پر روانہ ہو گئے

ربوہ اور لاہور میں احباب نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر اپنے آقا کو دلی دعاؤں کیساتھ رخصت کیا

مسجد مبارک ربوہ اور لاہور کے فضائی مستقر پر والہانہ محبت و عقیدت اور جاں نثاری و فدائیت کے پُرکیف نظارے

احباب سفر کے بابرکت ہونے نیز حضور کی بخیر و عافیت اور کامیاب و کامران مراجعت کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں

ربوہ —— اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افریقہ کی مظلوم اقوام تک جنہیں ماضی قریب میں سیاسی آزادی اور مغربی اقوام کے غیر ملکی تسلط سے رستگاری نصیب ہوئی ہے اسلام کا پیغام پہنچانے اور انہیں روحانی آزادی سے ہمکنار ہونے کی دعوت دینے کی غرض سے بحمد اللہ تعالیٰ ۴ ماہ شہادت ۱۳۴۹ہش مطابق ۴ اپریل ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ مغربی افریقہ کے للّٰہی سفر پر روانہ ہو گئے۔ ربوہ اور لاہور میں احباب نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر اپنے جان و دل سے عزیز آقا کو درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ربوہ سے روانگی سے قبل مسجد مبارک میں اور لاہور سے روانگی سے قبل وہاں کے فضائی مستقر (لاہور ایئرپورٹ) پر حضور کی روانگی کے وقت والہانہ محبت و عقیدت اور جاں نثاری و فدائیت کے ایسے ایسے پُرکیف نظارے دیکھنے میں آئے کہ جو ان ہر دو مواقع پر موجود افراد کو ہمیشہ یاد رہیں گے اور ان کے ولولۂ عشق کو فزوں سے فزوں تر کر کے انہیں حضور ایدہ اللہ کے اس للّٰہی سفر کے بابرکت ہونے، غلبۂ اسلام کے ضمن میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہونے، اور حضور کے بخیر و عافیت اور کامیاب و کامران مرکزِ سلسلہ میں اپنے مہجور خدام کے درمیان واپس تشریف لانے سے متعلق ہر آن دعاؤں میں مصروف رہنے پر ابھارتے رہیں گے۔ مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی جماعتہائے احمدیہ کے جملہ افراد حضور کے خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر مبنی اس للّٰہی سفر کی غیر معمولی کامیابی نیز حضور اور حضور کے ہمراہیوں کی خیر و عافیت اور کامیاب و کامران اور بامراد مراجعت کے لئے ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کریں اور اس طرح اس سفر کے نتیجہ میں رونما ہونے والے غلبۂ اسلام کے خوشکن آثار اور گلشنِ اسلام پر آنے والی نئی بہار اور اس کے روز افزوں نئے نکھار میں عند اللہ حصہ دار بننے کی سعادت سے بہرہ یاب ہوں۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس سفر میں حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ نیز محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیلِ التبشیر بھی اس تاریخی سفر پر حضور کی معیت میں تشریف لے گئے ہیں۔ جن دیگر احباب کو حضور کی معیت میں تشریف لے جانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا ہے ان میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اور مکرم محمد سلیم صاحب ناصر شامل ہیں۔

(بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ربوہ سے لاہور اور لاہور سے بذریعہ طیارہ کراچی ہوتے ہوئے ۵ شہادت (اپریل) کو طیارہ کے ذریعہ بخیر و عافیت زیورک (سوئٹزرلینڈ) پہنچ گئے ہیں وہاں سے حضور ایدہ اللہ مغربی افریقہ تشریف لے جائیں گے)۔

ربوہ میں عاجزانہ دعاؤں کے درمیان پُرخلوص الوداع

ربوہ میں اپنی روانگی سے ایک روز قبل ۳ شہادت ۱۳۴۹ہش کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل ایک نہایت پُراثر خطبہ میں اپنے مجوزہ سفرِ مغربی افریقہ کی للّٰہی غرض و غایت پر روشنی ڈالی کر احباب کو اس سفر کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے اور صدقات دینے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا:-

"پس محبت اور پیار سے اپنے دن گزاریں اور صدقہ اور دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں۔ جو کام میرے سپرد ہے اور جس کی آخری ذمہ داری ان کمزور کندھوں پر رکھی گئی ہے، وہ صرف میرا کام نہیں بلکہ ساری جماعت کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہی بڑی سخت ہے ..... پھر میں کہتا ہوں کہ صدقہ اور دعا سے میری مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ جس غرض کے لئے اس سفر کے سامان پیدا کر رہا ہے وہ غرض پوری ہو ..... اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ محبت سے اور فراست سے اور پیار سے اور انکی ضرورتوں کو سمجھ کر اور انکے مطابق ان سے سلوک کرنے سے انکی پیاس کو بجھا سکوں ...

(باقی صفحہ ۷ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ شہادت ۱۳۴۹ھش

جماعتِ احمدیہ کیوں؟

قرآنِ کریم انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ قرآنِ کریم کے بعد مسلمہ طور پر سنّت رسول اللہؐ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ سنّت رسول اللہ کے معنی ہیں کہ جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے قرآن کریم پر عمل کر کے اپنے صحابہؓ کے سامنے پیش کیا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا "اسوۂ حسنہ" فرمایا ہے اسی طرح مسلمان بھی قرآن کریم پر عمل کریں۔ چنانچہ شروع ہی میں "ھدًی للمتّقین" فرما کر اِس بات کی طرف ہدایت فرمادی ہے کہ قرآن کریم پر وہی لوگ عمل کر سکتے ہیں جن کو اس پر عمل کرنے کی دلی خواہش ہو۔ متقی کے معنی سرسری نظر میں ایسا بشر ہے جو خوفِ خدا رکھتا ہو اور جو اپنے اعمال سنوارنا چاہتا ہو۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے گرد ایسے ہی انسان جمع ہو گئے تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن کریم کی ہدایات کے مطابق بسر کرنا آپ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنا لازمی قرار دیا اور اِس طرح اپنی اپنی ذات میں آنیوالی نسلوں کے لئے نمونہ بن گئے ہیں۔

آج تک دنیا میں اتنی تعداد میں جتنی تعداد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نور سے منور ہونے والے لوگ ہوئے ہیں کبھی ظہور پذیر نہیں ہوئے۔ احادیث اور قرونِ اولیٰ کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم اور آپؐ کے اعلےٰ کردار نے ہزاروں انسانوں کی زندگیوں میں مستقل انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ اس وقت معاشرہ کا یہ حال تھا کہ حضورؐ کی زبان سے کوئی لفظ نکلتا تو سُننے والا اس کو جامۂ عمل پہنانا اپنا فرض سمجھ لیتا۔ چنانچہ روایت ہے کہ ایک بار حضورؐ نے مسجد میں لوگوں سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ ایک صحابیؓ ابھی مسجد کے باہر ہی تھے کہ ان کے کان میں یہ آواز پہنچی۔ چنانچہ وہ صحابیؓ جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔ اس سے بڑھ کر فرماں برداری کی اَور کیا مثال ہو سکتی ہے۔ یہی فرمانبرداری کی روح تھی جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ نے صحابہؓ کی طبیعتوں کو گویا "موم" بنا دیا تھا اور صحابہ کرامؓ گویا ہر وقت اس سانچے میں ڈھلنے کے لئے تیار رہتے تھے جس سانچے میں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ ان کو ڈھالنا چاہتے تھے۔

ایسا معاشرہ تھا جو چشم فلک نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور اگرچہ یہ روح مسلمانوں میں تھوڑی یا بہت مقدار میں ہمیشہ چلی آئی ہے لیکن افسوس ہے کہ ایسا معاشرہ امتدادِ زمانہ کے ساتھ طرح طرح کے اثرات کی وجہ سے منتشر ہو چکا ہے اور آج ہم بظاہر نظر اسلامی معاشرہ کا صرف کھوکھلا ڈھانچہ ہی دیکھتے ہیں اور زبانی نظریات ہی میں سنتے ہیں حقیقت میں کہیں موجود نہیں۔

یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس معاشرہ کو قائم رکھنے کے لئے مجدّدین مبعوث کرتا رہا ہے مگر جوں جوں زمانہ دورِ نبوت سے دور دور ہوتا چلا گیا ہے توں توں لوگ صراطِ مستقیم سے ہٹتے چلے گئے ہیں اور آج مسلمانوں کی عام طور پر وہ حالت ہو گئی ہے جس کا حال ہم خود مسلمانوں کی زبانی اور اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ نہیں، بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس حالت کا چند لفظوں میں یوں نقشہ کھینچا ہے:-

"غور کرو کہ اب ہمارے لئے دنیا میں کیا کام باقی رہ گیا ہے حکومتیں باقی نہیں رہیں کہ ان کے دبدبہ و سطوت کا نقارہ بجائیں دولت و ثروت کب کی جا چکی ہے اور جو باقی رہ گئی ہے وہ بھی برف آتش زدہ۔ نئی زمینوں پر قبضہ کرنے کی فکر کیا کریں کہ جو چند گوشے اپنے ایامِ ذلّت و نکبت

(باقی صفحہ پر)

حق کی اماں میں رہیئے کہ حق کا نشاں ہیں آپ

سیدی و مولائی حضرت صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افریقی ممالک کو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روانگی کی مبارک و مسعود خبر سے متاثر ہو کر۔ (ثاقب)

اسلام کی جبیں کا درخشاں نشاں ہیں آپ
خورشیدِ کائنات کی صورت عیاں ہیں آپ

نازاں نہ کیوں ہوں آپ پہ آدابِ رہبری
ہم رہرووں کے واسطے منزل نشاں ہیں آپ

یوروپ کی وسعتوں میں ضیا آپ لے گئے
تبلیغِ دینِ حق کے لئے پھر رواں ہیں آپ

ابرِ کرم ہیں صاحبِ ایمان کے لئے
خاشاکِ کفر کے لئے برقِ تپاں ہیں آپ

بُنیادِ حق پہ ہو تو ہزیمت نہیں کہیں
ناصر ہیں بزمِ دہر میں نُصرت بہ جاں ہیں آپ

انسانیت علیل ہے۔ ہو چشم التفات
لختِ دلِ مثیلِ مسیحِ زماں ہیں آپ

اِک آپ کے فیوض سے ہر دشت میں بہار
خوشبو و رنگ و نور کی موجِ رواں ہیں آپ

سینے میں روشنی ہے کلامِ مجید کی
بزمِ جہاں میں کاشفِ رمزِ نہاں ہیں آپ

دُنیا کو ہے ضرورتِ خود آگہی ہنوز
خود آگہی کے سب سے بڑے ترجماں ہیں آپ

اللہ کی عطا یہ مقام بلند ہے
دُنیا ہے بے ثبات مگر جاوداں ہیں آپ

اب تپتے ریگزاروں کو بھی نورِ حق ملے
انوارِ حق کی صبحِ تجلّی فشاں ہیں آپ

اس کرۂ زمیں پہ جہالت کی رات ہے
یہ تیرگی مٹے کہ ضیائے رواں ہیں آپ

فرمودۂ حضور میں ہے حق کی روشنی
خلّاقِ دو جہان کی گویا زباں ہیں آپ

پیغام جو دیا ہے محمدؐ کے نور نے
اُس نورِ ہست و بود ہی کے پاسباں ہیں آپ

ہونٹوں پہ آ رہی ہیں دعائیں بصد خلوص
حق کی اماں میں رہیئے کہ حق کا نشاں ہیں آپ

ثاقب کے حالِ زار پہ بھی اِک نگاہِ لطف
مشفق ہیں غمگسار ہیں اور مہرباں ہیں آپ

ثاقب (زیروی)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

۔۔ تبلیغی و تربیتی دورے۔ ریڈیو پر تقاریر۔۔ اخبار میں مضامین ۔۔ تقسیم لٹریچر
۔۔ درس و تدریس اور زراعتی شو میں بک سٹال ۔۔ ۳۸ احباب کا قبولِ حق

مرتبہ۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مبلغ سیرالیون

(۲)

سرکٹ میٹنگز

مشرقی علاقہ کے دورہ کے دوران تین سرکٹ میٹنگز منعقد ہوئیں۔ پہلی یک روزہ میٹنگ جماعت احمدیہ کے وائس پریذیڈنٹ پیرامونٹ چیف وی وی کالون کے قصبہ داردیں منعقد کی۔ اس میٹنگ میں قرب وجوار کی پندرہ جماعتوں کے نمائندے غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب دو صد سے زائد کی تعداد میں شامل ہوئے یہ میٹنگ قصبہ کی کوٹ باری میں بعد دوپہر شروع ہو کر شام سے قبل نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ اس میں محترم امیر صاحب کے علاوہ مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح۔ مبارک احمد صاحب نذیر۔ الحاج بونگے۔ پیرامونٹ چیف وی وی کالون سیکرٹری تعلیم مسٹر ابراہیم اور خاکسار نے خطاب کیا۔ آخر میں سوالات کے جواب بھی دیئے گئے اس میں شامل ہونے والے جملہ مہمانان کی رہائش و خوراک کا انتظام خود پیرامونٹ چیف صاحب نے نہایت احسن طور پر کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اس میٹنگ سے واپسی پر رات جورو میں جہاں احمدیہ سیکنڈری سکول بھی ہے۔ قیام کیا۔ یہاں مکرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سکنڈری سکول اور ان کے سٹاف نے دس افراد پر مشتمل قافلہ کی رہائش اور خوراک کا نہایت تسلی بخش انتظام کیا۔ قصبہ کے پیرامونٹ چیف۔ سپیکر اور دیگر معززین سے تعارف کرایا۔ اسی طرح سکول کی شاندار عمارت۔ سکول کی وسیع و عریض اور خوبصورت مسجد اور اساتذہ کے لئے تعمیر کردہ رہائشی بلاک دکھایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

دوسری سرکٹ میٹنگ ایک بڑے شہر کینما میں کوٹ باری میں منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں بھی قرب وجوار کی بہت سی جماعتیں شامل ہوئیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ میٹنگ بھی بہت کامیاب رہی۔ اس میٹنگ میں محترم امیر صاحب کے علاوہ مولوی منصور احمد صاحب بشیر الحاج بونگے سیکرٹری تعلیم مسٹر ابراہیم اور مبارک احمد صاحب نذیر وغیرہ نے خطاب کیا۔ اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

تیسری میٹنگ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ پیرامونٹ چیف این کے گرنگا کے قصبہ باجے بو میں منعقد کی گئی۔ اس میں بھی اردگرد کی جماعتوں کے احباب نے خاصی تعداد میں شمولیت اختیار کی۔ محترم امیر صاحب کی تقریر کے علاوہ چوہدری بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سکنڈری سکول باجے بو پیرامونٹ چیف این کے گرنگا۔ مولوی منصور احمد صاحب مولوی مقبول احمد صاحب وغیرہ نے احباب جماعت سے خطاب کیا

باجے بو میں شورے کی میٹنگ بھی منعقد کی گئی تھی۔ سرکٹ میٹنگ میں شامل ہونے والے احباب اور شورے کے نمائندگان کی رہائش و خوراک کا خاطر خواہ اور تسلی بخش انتظام پیرامونٹ چیف این کے گرنگا اور جماعت باجے بو نے کیا۔ شورے اور سرکٹ میٹنگ کو کامیاب بنانے کے لئے ریجنل مشنری مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اور احمدیہ سکنڈری سکول باجے بو کے پرنسپل چوہدری بشیر احمد صاحب اختر اور سٹاف نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

احمدیہ سٹال

حکومت سیرالیون ہر سال ملک کے وسطی اور تجارتی شہر کینما میں وسیع پیمانہ پر ایک زراعتی نمائشی میلہ لگاتی ہے۔ اس سال اس سلسلہ کا اکیسواں میلہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر ۱۹۳۸ء کو لگایا گیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس میلہ میں پہلی بار احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کو اپنا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ میلہ سے کافی دن پہلے ریجنل مشنری مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اور احمدیہ سکنڈری سکول جورو کے پرنسپل مبارک احمد صاحب نذیر کی کوششوں سے زمین کا ایک قطعہ کرایہ پر لیا گیا۔ میلہ سے ایک روز قبل اس قطعہ میں کمرہ کی شکل کا ایک خوبصورت تاملا ہال بنوایا گیا۔ اسی روز اسے راتوں رات کپڑے اور کاغذ پر لکھے ہوئے دیدہ زیب اور خوبصورت عربی و انگریزی بڑے بڑے قطعات سے سجایا گیا۔ کپڑے پر لکھے ہوئے بڑے بڑے انگریزی و عربی کے قطعات آویزاں کئے گئے۔ جو دور سے ہی نمایاں پڑھے جاتے تھے۔ تاملا ہال کے اندر مختلف زبانوں میں موجود لٹریچر جن میں قرآن مجید کے تراجم خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں سجا کر رکھا گیا۔ اس سارے کام کو مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح لوکل مشنری عبدالکریم صاحب جبریل اور خاکسار نے بڑی تگ و دو کے بعد رات کے ساڑھے بارہ بجے ختم کیا۔

زائرین ایک دروازہ سے داخل ہو کر لٹریچر اور اندر لگے ہوئے قطعات کو دیکھتے پڑھتے۔ استفسارات کرتے اور پھر دوسرے دروازے سے باہر چلے جاتے تھے۔ تینوں دن برابر صبح سے رات کے گیارہ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ کینما کے اس میلہ میں چونکہ ملک کے طول و عرض سے ہزاروں اور بیرون ملک کے بھی سینکڑوں لوگ آئے ہوئے تھے۔ اس لئے اس بک سٹال میں جو ایک نہایت ہی مناسب جگہ پر تھا۔ مکی اور غیر ملکی جن میں لبنانی۔ یورپین۔ امریکن نیز لائبیریا اور گنی کے افریقن شامل ہیں سبھی کثیر تعداد میں آئے۔ زائرین کی راہ نمائی لعد استفسارات کے جواب دینے اور جملہ امور کی سرانجام دہی میں مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح۔ چوہدری لطیف احمد صاحب باجے بو اور خاکسار مقدور بھر کوشاں رہے۔ اکثر اوقات مکرم مبارک احمد صاحب نذیر۔ مکرم ضیاء اللہ صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب عارف بھی سٹال پر موجود رہ کر ہاتھ بٹاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ محترم امیر صاحب بھی تینوں دن وہاں موجود رہے۔ اور سارے کام کی مجموعی نگرانی کرتے رہے

میلہ کے پہلے روز پچھلے پہر اس سٹال کو دیکھنے کے لئے سیرالیون کے گورنر جنرل اور کابینہ کے بعض دوسرے افراد بھی تشریف لائے۔ گورنر صاحب نے اندر تشریف لا کر چاروں طرف لگے ہوئے قطعات کو پڑھا۔ لٹریچر کو دیکھا۔ بعض کتب کی سرسری ورق گردانی کی۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں کے تراجم کو بڑی توجہ اور غور سے دیکھا۔ اور کچھ استفسارات بھی کئے۔ اس موقعہ پر محترم امیر صاحب نے انہیں لٹریچر بھی تحفتہً پیش کیا۔ اس سٹال کو دیکھ کر انہوں نے بہت خوشنودی کا اظہار کیا۔

اس سے اگلے روز سیرالیون ریڈیو کے ایک نمائندہ نے محترم امیر صاحب کا دس منٹ کا ایک انٹرویو ریکارڈ کیا۔ اس موقعہ پر اس نے بعض قطعات کو پڑھ کر سوالات کئے۔ اور کتب کے بارہ میں بھی استفسار کیا۔ یہ دلچسپ اور تبلیغی انٹرویو اگلے روز سیرالیون ریڈیو سے Islam in Kenema Show کے عنوان سے نشر ہوا۔ یہ بھی اتفاق ہے کہ ہمارا یہ سٹال یہاں کے واحد بڑے اخبار ڈیلی میل سے ملحق اور دو عیسائی سٹالوں کے درمیان تھا۔ لہذا دو تین عیسائی پادریوں سے بھی تبادلۂ خیالات ہوا۔ ایک عیسائی پادری جو چند ماہ قبل سیرالیون میں آیا تھا نمائش گاہ میں اشتہار میں مثیل موسےٰ علیہ السلام والی پیشگوئی کو حضرت مسیح علیہ السلام پر چسپاں کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس وقت اتفاق سے ہمارے ایک پاکستانی استاد بھی ادھر جا نکلے۔ انہوں نے اسے احمدیہ سٹال میں آنے کی دعوت دی۔ ان کے ساتھ گفتگو شروع ہوتے ہی باہر لوگوں کا خاصا اجتماع ہو گیا۔ اس اصل پیشگوئی پڑھنے کے بعد خاکسار نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی دس خصوصی باتیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بجائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک وجود میں پوری ہوئی ثابت کیں۔ آخر میں اس سے ایک مختصر سا سوال کیا گیا۔ یہودی جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے۔ انہیں وہ لوگ کچھ بھی نہیں مانتے۔ ان کا آخرت میں ٹھکانا کہاں ہوگا۔ اس نے غصہ میں جواب دیا کہ تم جہنم میں جاؤ گے۔ اس پر جب خاکسار نے اسے کہا کہ میں مسلمان ہوں سوال تو یہودیوں کے متعلق ہے نہ کہ مسلمانوں کے متعلق۔ تو کچھ سنبھل کر بولا کہ یہودی جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے۔ سارے جہنم میں جائیں گے۔ اس پر جب اسے کہا گیا۔ کہ پھر جو عیسائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے۔ وہ بھی

ضروری تصحیح

مورخہ ۲ شہادت ۱۳۴۹ ہش کے پرچہ میں صفحہ ۲ کالم ۱ سطر ۱۷۔ ۱۸ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کی حسب ذیل عبارت درج ہے۔

"اگر حضرت مسیح علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں مر گئے تھے تو مردہ کو زندہ سے کیا مشابہت"

اس عبارت میں کاتب کی غلطی سے پہلے ایڈیشن میں "مچھلی" لکھا گیا ہے۔ اصل میں "زمین" ہے۔

اس قاعدے کے مطابق اور اس معیار کے مطابق جو تم نے بیان کیا ہے جہنم میں جائیں گے۔ اس پر وہ مزید کچھ کہے بغیر سٹال سے اٹھ کر چلا گیا۔ حاضرین بڑی تعداد میں ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک کھڑے یہ گفتگو سنتے رہے۔ تحریف بائبل، قرآن کریم کی افضلیت اور بعض دیگر مسائل پر محترم امیر صاحب نے بھی اس پادری اور بعض دوسرے پادریوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے مواقع پر اسلام کی بہتر رنگ میں نمائندگی کرنے کی توفیق ملی۔

ایک عیسائی سٹال نے جو بالکل ہمارے پہلو میں تھا۔ دو دن کام کیا۔ اور پھر بند ہو گیا البتہ دوسرا عیسائی سٹال جو ہمارے دوسرے پہلو میں تھا تین دن جاری رہا۔ لیکن وہ بھی تین چار بجے تک ہی جاری رہتا جبکہ ہمارا سٹال رات کے قریباً ۱۲ بجے تک کھلا رہتا۔ احمدیہ مسلم سٹال کے علاوہ اس میلہ میں مسلمانوں کا کوئی اور سٹال نہ تھا۔ ہمارے اس سٹال کی وجہ سے عام مسلمانوں خصوصاً کینیا کے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے اور مرکز کے لوگوں نے اسے خوب سراہا۔ اور تعریف کی۔ زائرین کو ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر مطالعہ کے لئے مفت دیا گیا۔ خصوصاً اخبار الفضل کی کاپیاں جو ایک ہزار کی تعداد میں جلسہ کے موقعہ کے لئے خاص طور پر شائع کیا گیا تھا۔ خاصی تعداد میں تقسیم کی گئی۔

ریڈیو

رمضان شریف میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چار مرتبہ مکرم امیر صاحب کو سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم، روزہ کی فلاسفی اور عید الفطر وغیرہ پر تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں سیرالیون ریڈیو نے ایک بار خطبہ جمعہ بھی مسجد سے براہ راست نشر کیا۔ اسی طرح الحاج بونگے جنرل سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کو دو بار تلاوت قرآن کریم اور اس کا ترجمہ ریڈیو پر سنانے کی توفیق ملی۔ نیز ایک خاص پروگرام تیار کیا جو عید الفطر کے موقعہ پر مسلمانوں کی طرف سے ترتیب دیا گیا تھا۔ الحاج بونگے نے احمدیہ جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔ اور روزہ اور عید الفطر کے بارہ میں اکثر بیسیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ جن کو مسلمانوں نے بہت پسند کیا۔ اس طرح وہ سلسلہ کے زور بھی اس ملک کے طول و عرض میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو توفیق ملی۔

مضامین۔

محترم امیر صاحب نے ایک سال قبل یہاں کے ایک مشہور اخبار Weekly میں ہر جمعہ کو ایک مضمون شائع کرانا شروع کیا تھا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ سلسلہ سال بھر برابر جاری رہا۔ اور اب بھی جاری ہے۔ دسمبر میں جب گورنر جنرل آف سیرالیون بوتشریف لائے۔ تو باقی دوستوں کے ساتھ محترم امیر صاحب بھی ان کا استقبال کرنے بو ایرپورٹ پر موجود تھے۔ گورنر صاحب آپ سے ملتے ہی فرمانے لگے۔ میں آپ کے مضامین ہر جمعہ کو باقاعدگی اور بڑی توجہ سے پڑھتا رہتا ہوں۔ اس اخبار میں شائع کردہ مضامین میں سے چند ایک یہ تھے۔

۱۔ اسلام میں نسلی امتیاز کیوں منع ہے
۲۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمگیر نبی کی حیثیت سے
۳۔ تربیت اولاد۔
۴۔ اسلام اور طلاق
۵۔ قرآن کریم کے فضائل
۶۔ رمضان شریف کے فضائل و برکات
۷۔ روزہ کے مقاصد اور اس کی برکات
۸۔ اسلام میں عورت کا مقام
۹۔ عید الفطر کے اغراض و مقاصد۔

قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری

ماہ امان (مارچ) ختم ہو گیا ہے قائدین مجالس اس ماہ کی رپورٹ جلد تیار کر کے مرکز کو بھجوا دیں۔ کیونکہ آپ کی رپورٹ کا ہمیں شدت سے انتظار ہے۔ نیز جن مجالس نے ابھی تک نومبر تا فروری کی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ بھی جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ پانچ ماہ کی رپورٹ ایک فارم پر بھجوائی جا سکتی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز جمال الدین ابن مولوی محمد الدین صاحب شہید بسلسلہ ملازمت بحری جہاز میں کینیڈا جا رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ مولیٰ کریم عزیز کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ خیر و عافیت کے ساتھ جانے خیر و عافیت کے ساتھ واپس آئے۔ آمین۔

(امۃ الغنی)

ہر خادم کا اولین فرض

دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدائی بشارت ملی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ تحریک جدید کا نظام حضرت اقدسؑ کے اسی الہام کی عملی تعبیر ہے یہ خدائی الہام ہر احمدی سے عموماً اور ہر خادم سے خصوصاً تحریک جدید کے عظیم جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تقاضا کرتا ہے۔ اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی براہ راست نگرانی و راہ نمائی میں تحریک جدید کے نظام کے ماتحت تبلیغی مشنز قائم کرنا۔ مبلغین تیار کرنا۔ قرآن پاک کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنا۔ مساجد، سکول اور ہسپتال قائم کرنا، اور اسی طرح بنی نوع انسان کے اخروی نجات کے سامان بہم پہنچانا، یہ وہ مقاصد ہیں جو تحریک جدید کے نظام کے تحت حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے ہمارے بھائیوں کی دینی و روحانی فلاح و بہبود کے تقاضے مطالبات اور ضروریات وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے جو کثیر اخراجات اٹھتے ہیں انہیں مہیا کرنا ہر احمدی پر لازم ہے تبھی ہم تحریک جدید کے اس عظیم جہاد میں شریک ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس سے قبل کہ وہ دن آئے جس دن خرید و فروخت بھی فائدہ نہیں دیتی۔ کسی دوست کی دوستی فائدہ نہیں دیتی، کوئی شفاعت کرنے والا پاس نہیں آتا۔ ایسے آدمی کے پاس نہیں آتا جس نے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس سے یہ وعدہ کیا ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ لیکن جب دین کی آواز اٹھے اور وہ کہے کہ دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں دین کی ضرورتوں کو کیسے پورا کریں۔ ایسے لوگوں کو اس دن نہ کوئی سودا نفع دے سکتا ہے اور نہ کوئی دوستی نفع پہنچا سکتی ہے۔ نہ کوئی شفاعت کرنے والا میسر آ سکتا ہے.... اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا کو ڈھونڈتے ہوئے اور اس کو پانے کے لئے ان قربانیوں کو ان کے قدموں میں جا کر رکھو کہ جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے۔ جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے۔ اور جن کا مطالبہ آج یورپین اور دوسری دنیا کی اقوام کے حالات کر رہے ہیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہر احمدی سے عمل عمل اور صرف عمل کا مطالبہ کر رہا ہے خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمام احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرے۔ تمام مجالس خدام کی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ کوئی خادم تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے۔ ہر سر روزگار خدام کو اپنی ماہانہ تنخواہ کا کم از کم پانچواں حصہ تحریک جدید کے سالانہ چندہ میں دینا چاہیئے۔ اور دوسرے خدام جو طالب علم ہیں یا ابھی کمانا شروع نہیں کیا کم از کم دس روپے چندہ دے کر اس جہاد میں شرکت اختیار کرنی چاہیئے۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ ہائے یوم والدین

عشرۂ اطفال کے دوران ہر مجلس میں کم از کم ایک جلسہ "یوم والدین" ہونا چاہیئے۔ تمام اطفال کے والدین (ماں باپ) کو اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دیں۔ اس کی کامیابی کا انحصار سو فیصدی والدین کی شمولیت پر ہے۔ ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل رسالہ "تربیت اولاد" پڑھ کر سنایا جائے۔ نیز اس کی روشنی میں اور قرآن کریم کی راہنمائی میں تقاریر کروائی جائیں۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

صاحب نصاب احباب اور خواتین از راہ کرم زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وقفِ جدید اور اس کی اہمیت

مکرم عبدالرشید ندیم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید۔

دورِ حاضرہ کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جو تحریکیں چلائیں۔ ان میں سے ایک تحریک وقفِ جدید بھی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دسمبر ۱۹۵۷ء کو یہ تحریک فرمائی اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے متعدد حصوں میں وقفِ جدید کے ذریعہ کئی مراکز قائم ہو چکے ہیں اور سینکڑوں لوگ ہر سال اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وقفِ جدید کو وقف کی قربانیوں کی ضرورت ہے مالی اور جانی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں جیسے ایک فدائی دین کی راہ میں اپنا چاہا مال خرچ کرتا ہے ایسی ایک فقیر درویش گزرتے اپنے مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کہتے رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آ گیا۔ (فتح السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اسلئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا۔ جو میرا ساتھ نہیں دیتے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر جماعت وقفِ جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے۔ بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ملک کی مدد کر سکیں گے۔"

جنوری ۱۹۵۸ء میں حضور کے زیر نگرانی وقفِ جدید نے کام شروع کیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مشرقی و مغربی پاکستان میں مراکز قائم کر کے تعلیم و تربیت اور خدمتِ خلق کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔ ہزاروں پیاسی روحوں کو ہدایت کا آبِ حیات پلایا جا رہا ہے۔ ہزاروں لوگوں میں ہومیو پیتھی کی دوائیں تقسیم کر کے ان کی جسمانی بیماریوں کا بھی علاج کیا جا رہا ہے۔ مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:۔

"ہر جماعت میں کم از کم ایک معلم ضرور بٹھا دیا جائے چونکہ حضرت مصلح الموعود کافی عرصہ علیل رہے اور اس عرصہ میں جماعت حضور کے خطبات سننے سے محروم رہی اور چونکہ جب تک مار نہ جگائے جائے تو انسان عادتاً کمزوری کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اسلئے وقفِ جدید کی اہمیت اور افادیت آہستہ آہستہ جماعت کے افراد کی نظروں سے اوجھل ہوتی چلی گئی۔ اور اس تحریک کا وہ نتیجہ نہ نکلا جو میرے نزدیک نو سالوں میں نکلنا چاہیئے تھا۔ اس کی ذمہ داری ساری جماعت پر بحیثیت جماعت عائد ہوتی ہے۔ بعض جماعتیں خود بھی یہ احساس رکھتی ہیں کہ جب تک اسے کوئی معلم نہ دیا جائے وہ ان ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا نہیں کر سکتیں جو تربیت کے لحاظ سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ لیکن اگر میرے پاس واقفین ہی نہ ہوں تو میں انہیں کہاں سے معلم مہیا کر دوں پھر اگر جماعت اپنی ہمت اور جماعتی ضرورت کے مطابق مالی قربانیاں پیش نہ کرے تو ان معلمین کو گذارہ کہاں سے دیا جائے۔ پس پہلی بات تو یہ کہ زیادہ سے زیادہ واقفین اس تحریک میں شمولیت کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ میں سمجھتا ہوں اگر جماعت اس طرف توجہ دے تو ہر سال پہلے سال کی نسبت دوگنی تعداد میں واقف آ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا رہا تو اس وقت واقفین کی تعداد پانچ ہزار کے قریب پہنچ جاتی۔ حقائق پکار رہے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم میں احمدیت قائم رہے تو ہمیں مستقل وقفِ جدید۔ آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی اور یہ بڑا ظلم ہوا ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ سب کو جگاؤں اور بیداروں اس تحریک کی اہمیت آپ کے ذہن نشین کرانے کے بعد آپ سے مطالبہ کروں کہ آئندہ سال مجھے کم از کم ایک سو نئے واقفین چاہئیں وقفِ جدید کی تربیتی کلاس جنوری سے شروع ہو کر دسمبر تک رہتی ہے۔۔۔۔ اساتذہ کی ایک تعداد ہر سال ریٹائرڈ ہوتی ہے اگر وہ خاص طور پر اس طرف توجہ دیں تو وہ بہت مفید ہو سکتے ہیں اگر پنشن یافتہ اساتذہ اپنی بقیہ عمر وقفِ جدید میں وقف کریں تو ہمیں زیادہ اچھے اور تجربہ کار واقفین مل سکتے ہیں۔ وہ خلوص نیت رکھنے والے ہوں دنیا کی محبت ان کے دلوں میں سرد ہو چکی ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف منہ کر کے اپنی بقیہ زندگی گذارنے والے ہوں۔ اگر ہمیں واقفین زیادہ تعداد میں مل جائیں اور میں اب اپنے رب سے یقین رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ جس تعداد میں واقفین کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس تعداد میں واقفین مہیا کر دے تو پھر ان کے خرچ کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے میرے عزیزو۔ میرے پیارو۔ میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت تم پر ہے یہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ اپنی زندگی اور اپنا آرام اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کوئی فرض نہیں کر سکتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ خوشی سے ہوں"

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وقفِ جدید کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔ حالانکہ ۱۲ روپے چندہ کم از کم چندہ ہے اگر بعض دوستوں کو خدا تعالیٰ نے مال دیا ہے تو انہیں چاہیئے کہ اپنی حیثیت کے مطابق وعدہ لکھوائیں اور ادائیگی فرمائیں۔ حضور نے غرباء کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر مالی لحاظ سے کمزور ہیں تو وہ چھ آدمی ملکر چھ روپے چندہ دے سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کے ذریعہ اب تک ہزارہا پیاسی روحیں اپنی روحانی پیاس بجھا چکی ہیں۔ اس وقت پاکستان میں وقفِ جدید کے کل ۹۷ مراکز ہیں جن میں سے ۱۰ مراکز وقفِ جدید مشرقی پاکستان میں ہیں اور کل ۱۰۷ واقفین تبلیغِ دین کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو اپنے ایک خطبہ جمعہ میں احمدی بچوں اور بچیوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اسکے رسول کے بچو اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو ۔۔۔۔۔۔۔۔ جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔ کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا۔ میرے دل نے چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں وہ اپنے باپوں اپنے بھائیوں اپنے خاوندوں اپنے دوسرے رشتہ داروں یا دوسرے احمدی بھائیوں کو اس بات سے محروم کر دیتی ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر میں مالی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکیں اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں۔۔۔۔ وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ یعنی ان کی عمریں سات سے پندرہ سال تک کی ہیں اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقفِ جدید میں دیں۔ تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں کوئی ایسا بار نہیں پڑے گا کہ وہ بھوکے رہنے لگ جائیں رہے وہ غریب خاندان جن کے دلوں میں نیکی کرنے اور ثواب کمانے کی خواہش ہو۔ لیکن ان کی حالت ایسی نہ ہو ان کا ہر بچہ اس تحریک میں اٹھنی ماہوار دے سکے تو ان لوگوں کی خواہش کے مدنظر ان کے لئے یہ سہولت پیش کر دیتا ہوں کہ ایسے خاندان کے سارے بچے ملکر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں۔ اس طرح اس خاندان کے سارے بھائی اور بہنیں ثواب میں شریک ہو جائیں گی۔ بدرعایت ان خاندانوں کے لئے ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں لیکن باطنی اور ایمانی لحاظ سے ان کے دل [illegible] اور مضبوط ہیں اور ان کے بچوں کے دل [illegible] یہ خواہش ہے کہ کاش ہماری [illegible] کہ ہم میں سے ہر ایک [illegible] دے سکتا اور ثواب سے محروم [illegible]

چندۂ تحریک جدید میں حصہ لینے والے احباب

جماعت احمدیہ کراچی

نمبر شمار	اسمائے مجاہدین	حلقہ	رقم
۱	ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب انصاری	ناظم آباد جنوبی	۶۸۰۰ — ۰۰
۲	عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی	مارٹن روڈ	۱۲۵۰ — ۰۰
۳	الحاج مسعود احمد صاحب خورشید	سوسائٹی	۲۰۰۰ — ۰۰
۴	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	جیکب لائنز	۱۰۰۰ — ۰۰
۵	شیخ رحمت اللہ صاحب	محمد علی سوسائٹی	۲۳۶۶ — ۰۰
۶	کلیم اللہ خان صاحب	لی مارکیٹ	۱۱۰۰ — ۰۰
۷	ملک مبارک احمد صاحب	ناظم آباد شمالی	۱۱۱۱ — ۰۰
۸	الحاج میاں محمد شفیع صاحب	صدر	۱۰۰۰ — ۰۰
۹	چوہدری نعیم احمد خان صاحب	سوسائٹی	۱۱۵۰ — ۰۰
۱۰	محمد ابو رشید صاحب	محمد علی سوسائٹی	۱۱۱۱ — ۰۰
۱۱	سید اولاد علی صاحب مرحوم	مارٹن روڈ	۱۵۰ — ۰۰
۱۲	بچگان ڈاکٹر جلال الدین صاحب	جنوبی	۳۲۱ — ۰۰
۱۳	عالم الدین صاحب	صدر	۲۰ — ۰۰
۱۴	مرزا جہانگیر بیگ صاحب	"	۱۰ — ۰۰
۱۵	ڈپٹی محمد حسین صاحب	ایبے سینیا	۲۵ — ۵۰
۱۶	چوہدری فضل الرحمان صاحب	لیاقت آباد	۱۶ — ۷۵
۱۷	محمد انور احمد صاحب انصاری	"	۸۰ — ۰۰
۱۸	اشفاق احمد صاحب اختر	"	۱۰ — ۰۰
۱۹	ملک مجید احمد صاحب مبشر	"	۳۱ — ۵۰
۲۰	نذر احمد صاحب	"	۱۰ — ۲۴
۲۱	کوثر باجوہ صاحب	النور	۳۲ — ۰۰
۲۲	اہل و عیال "	"	۶۰ — ۰۰
۲۳	حمید احمد صاحب طاہر	ڈرگ کالونی	۵۰ — ۰۰
۲۴	جی۔ ایم۔ والی پٹیل صاحب	منوڑہ	۷۶ — ۰۰
۲۵	علی محمد جلال الدین صاحب	کورنگی	۴۹ — ۰۰
۲۶	منظور احمد صاحب بھٹی	لی مارکیٹ	۱۱ — ۵۰
۲۷	ملک ناصر احمد صاحب	"	۲ — ۰۰
۲۸	مولوی عبدالمالک صاحب	صدر	۲۶ — ۰۰
۲۹	اہل و عیال "	"	۷۰ — ۰۰
۳۰	بیگم صاحبہ محمد ظفر اللہ صاحب بٹ	دستگیر	۱۰۰ — ۰۰
۳۱	صوفی غلام اللہ صاحب	سوسائٹی	۷۰ — ۰۰
۳۲	عبدالمنان صاحب	پیر کالونی	۲۰ — ۰۰
۳۳	قریشی مسعود احمد صاحب معہ اہل و عیال	دستگیر	۱۱۶ — ۰۰
۳۴	شیخ رفیع الدین صاحب معہ اہل و عیال	سوسائٹی	۱۶۲ — ۰۰
۳۵	اہلیہ حبیب اللہ صاحب بٹ	محمد علی سوسائٹی	۹۰ — ۰۰
۳۶	کمانڈر محمد سلیم احمد صاحب	منوڑہ	۲۰۴ — ۰۰
۳۷	مبارک احمد صاحب جیل	ناظم آباد جنوبی	۱۵ — ۰۰
۳۸	غلام جیلانی صاحب	جنوبی	۱۸ — ۰۰
۳۹	ملک دوست محمد صاحب	عزیز آباد	۱۰ — ۰۰
۴۰	بابو محمد عیسےٰ صاحب	مارٹن روڈ	۳۵ — ۰۰
۴۱	عنایت بیگم صاحبہ والدہ جمیل چغتائی	عزیز آباد	۳۷ — ۰۰
۴۲	سلطان جہانگیر صاحب	ناظم آباد شمالی	۲۲۶ — ۰۰
۴۳	چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوی	"	۳۰ — ۰۰
۴۴	ظہور احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰
۴۵	پروین یعقوب صاحبہ	سوسائٹی	۳۱ — ۰۰

(باقی)

یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۲ امان (۲۲ مارچ ۱۳۴۳ ہش) کو یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب تھی۔ اس تقریب پر احمدی جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں اہتمام کے ساتھ جلسے کئے۔ جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ اور حضور کی عظیم الشان اسلامی خدمات اور کارناموں پر تقاریر کی گئیں اور احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چونکہ بوجہ عدم گنجائش ان جلسوں کی روداد الفضل میں شائع نہیں کی جا سکتی لہٰذا ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کر دئے جاتے ہیں۔ جہاں سے یوم مسیح موعودؑ کے جلسے منعقد ہونے کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں:۔

کراچی۔ جہلم۔ لائل پور۔ خوشاب۔ پشاور۔ مردان۔ ایبٹ آباد۔ سکھر۔ ملتان۔ سرگودھا۔ شہر و چھاؤنی۔ بہاول پور۔ بالاکوٹ۔ میرپور خاص۔ حیدرآباد سندھ۔ کوہ مری۔ جھنگ صدر۔ چونڈہ۔ مظفر آباد۔ مونگ ضلع گجرات۔ کالرہ کلاں ضلع گجرات۔ کوٹ دہال داس ضلع شیخوپورہ۔ گگو منڈی ضلع ساہیوال۔ کھوکھر غربی گجرات۔ میانوالی۔ داؤد خیل۔ کندیاں۔ چشمہ بیراج۔ چک ۳۷ ضلع سرگودھا۔ ہیجکہ۔ فضل عمر مارڈل فارم قاضی خان۔ نوکوٹ۔ ادرحمان ضلع سرگودھا۔ سعد اللہ پور۔ گوکھووال چک ۱۲۱ ضلع لائلپور۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ کھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔ پنڈی بھاگو۔ جنڑے والہ ضلع مظفر گڑھ۔ گنجاہ ضلع گجرات۔ چک ۹۷ ضلع جھنگ۔ پبی ضلع پشاور۔ گوٹھ عبدالحمید ضلع نوابشاہ۔ جھنگڑ حاکم والہ ضلع شیخوپورہ۔ رسال پور چھاؤنی۔ کنری ضلع تھرپارکر۔ اوکاڑہ۔ راولپنڈی۔ چکوال۔ ٹوپی ضلع مردان۔ قصور۔ قبولہ ضلع ساہیوال۔ چک منگلہ ضلع سرگودھا۔ لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل۔ لجنہ اماء اللہ جہلم۔ لجنہ اماء اللہ سرگودھا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم والد صاحب (ملک محمد طفیل صاحب) عرصہ سے بوجہ اعصابی جوڑوں کے دردوں کے بیمار ہیں۔ گذشتہ چند ہفتوں سے شدید درد ہے اور چل پھر نہیں سکتے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد لاہور)

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ ایک سال سے پیشاب کی بندش سے بیمار ہیں۔ ابھی کچھ بخار بھی شروع ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد الدین۔ اسلامیہ کالج برائے خواتین ملتان)

۳۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب سابق سکرٹری جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خاکسار کے ماموں جان چوہدری محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں نیز خاکسار کے بڑے ماموں چوہدری عبدالمجید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد پور سیال ضلع جھنگ بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ خدا تعالےٰ صحت عطا فرمائے اور تمام مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(شہزادہ قمر الدین مبشر ربوہ)

۴۔ خاکسار کی خوشدامن محترمہ اہلیہ محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر کلاں دائیں غربی ربوہ معدہ اور جگر کی خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ موصوفہ کو کامل شفا عطا فرمائے اور صحت والی لمبی عمر دے۔ آمین

(نصر اللہ خان ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم نوابشاہ)

۵۔ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نوابشاہ شہر چند دن پیشتر سکوٹر پر سوار قاضی احمد جاوید صاحب تھے کہ ٹرک کے ساتھ حادثہ پیش آیا اگرچہ انہیں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ لیکن محض خدا تعالےٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر محفوظ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(نصر اللہ خان ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم نوابشاہ)

تبخیر معدہ، پریشانی، خوف، وہم کی کامیاب علاج گاہ۔ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون نمبر ۳۴ / گول کچہری بازار لائلپور

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

صفحہ کرنے کے لئے باقی رہ گئے تھے ان کے لائق بھی نہ نکلے۔ تہذیب و تمدن کی جگہ وحشت و جہالت ہمارا مایۂ انسانیت سمجھا جاتا ہے اور دنیا کی قوموں کی فہرست میں ہمارے نام کے ساتھ وحشی اور ناقابل حیات زندگی کے القاب لکھے جاتے ہیں کیونکہ اللہ کی زمین پر اب رہنے کے قابل نہیں رہے ہم سے زمینیں چھین لینی چاہئیں اور جس قدر جلد ممکن ہو ہمارے بار ذلت سے دنیا کو پاک کر دینا چاہیئے۔ ہماری تیرہ سو برس کی تاریخ کے بعد آج کل کی سرگزشت حیات صرف اتنی ہی باقی رہ گئی ہے فیا للعار و یا للاسفار آہ! آہ! ثم آہ

گو نہ عارض ہے نہ ہے رنگِ حیا تو
اے خوں شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا (مولانا ابوالکلام آزاد)

(المنبر ۱۲ مارچ ۱۹۷۰ء صفحہ ۱)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم اور "اسوہ رسول اللہ" محض وقتی حیثیت رکھتے تھے۔ کیا امتداد زمانہ کے ساتھ وہ دنیا سے بالکل ناپید ہو جائیں گے۔ یہ خیال بہت ہی خطرناک ہے۔ تاہم خدا کے فضل سے آج مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ زمانہ "خیر" پھر دنیا میں آئے۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ اس زمانہ کا معاشرہ تمام دنیا میں قائم ہو جائے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ ایسا زمانہ محض اپنی عقلی تدابیر سے لانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو بھول گئے ہیں جو اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

کہ ہم ہی نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہی سنت ہے کہ وہ ایسے انسان پیدا کرتا رہا ہے جو تجدید کرتے رہے ہیں آج بھی وہی معاشرہ اللہ تعالیٰ از سر نو زندہ کرنا چاہتا ہے اس کام کے لئے اس نے مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے جس نے قرآن کریم کی تعلیمات کو اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "اسوہ حسنہ" کو اپنے نمونہ سے پھر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور ایک جماعت ایسی تیار کی ہے جو صحابہ رسول اللہ کی پیروی میں اپنا نمونہ پیش کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ ہے۔ یعنی آپ وہ جماعت ہیں جو مسیح موعود علیہ السلام نے اس کام کے لئے کھڑی کی ہے۔ کیا آپ اس حقیقت سے واقف ہیں اگر واقف ہیں تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بوجھ آپ ہی کو اٹھانا ہے اور آپ نے اس کے لئے وہی کرنا ہے جو صحابہ کرام نے کیا۔ کیا آپ اپنے فرض کو سمجھتے ہیں۔ اور کیا آپ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ۔

عشرہ اطفال کے سلسلہ میں والدین سے نہایت ضروری اپیل

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے یکم اپریل تا ۱۰ اپریل عشرہ اطفال الاحمدیہ منایا جا رہا ہے۔ ربوہ کے تمام اطفال کے والدین سے مؤدبانہ اپیل ہے کہ مجوزہ پروگرام میں اپنے تمام اطفال کو شامل ہونے کی تاکید فرمائیں۔ اور نگرانی کریں کہ وہ التزام سے شامل ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے عزیز بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ملک محمد اعظم ناظم اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ)

ہر قسم کی ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات
ہومیوپیتھی کے متعلق
یورپ، پاکستان اور بھارت
کے مایۂ ناز ڈاکٹروں کی تالیفات اور دیگر متعلقہ
سامان مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ کو یاد رکھیں

ہر گھر کی ضرورت ہے تریاق سلیمانی
اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی
بدہضمی کا دورہ ہو یا قبض کی حالت ہو
تسکین کی ضمانت ہے تریاق سلیمانی
تبخیر سے گر کوئی مضطر ہو اسے کہہ دو
بوجہ سکینت ہے تریاق سلیمانی
قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپیہ
المنار دواخانہ ربوہ

باجوہ پلاسٹک ورکس
شالامار ٹاؤن لاہور
مینوفیکچرز پلاسٹک اینڈ آپٹیکل گڈز

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

وقف عارضی میں شامل ہونے والی مستورات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی کے دوسرے دور میں جو یکم مئی ۶۹ء سے جاری ہے جن بہنوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ عورتوں کا وقف اپنے ہی شہر محلہ اور گاؤں میں بچوں اور مستورات کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے ہوتا ہے۔ مستورات کو اس نیک تحریک میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لینا چاہیئے۔ دوسری قسط میں شامل ہونے والی ۳۰۶ مستورات کے نام پہلے شائع ہو چکے ہیں:۔

۳۰۷۔ محترمہ سعیدہ خورشید صاحبہ بنت مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب گوجرانوالہ۔
۳۰۸ " امیر بیگم صاحبہ۔ کھاریاں
۳۰۹ " نذیر بیگم صاحبہ "
۳۱۰ " رضیہ شاہین صاحبہ "
۳۱۱ " بیگم چوہدری خورشید احمد صاحب گوجرانوالہ
۳۱۲ " ام الفضل صاحبہ نوشہرہ گکے زئیاں۔
۳۱۳ " فضل بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب کھاریاں
۳۱۴ " شریفہ بیگم صاحبہ "
۳۱۵ " سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نواز صاحب ملوندی عنایت خان
۳۱۶ " سعیدہ شوکت صاحبہ بنت مکرم حیدر علی صاحب چک ۱۲۱ ج۔ب۔ ضلع لائلپور
۳۱۷ " رتیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کرم الٰہی صاحب کھاریاں
۳۱۸ " مبارکہ بیگم صاحبہ "
۳۱۹ " شفیعہ خانم صاحبہ گکھڑ منڈی
۳۲۰ " سلمہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گوجرانوالہ
۳۲۱ " جمیلہ نسرین صاحبہ گوجرانوالہ
۳۲۲ " سید مبارکہ بیگم صاحبہ راولپنڈی
۳۲۳ " زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یٰسین صاحب گوہلہ درکاں
۳۲۴ " امۃ السمیع صاحبہ بنت مکرم ماسٹر سید احمد صاحب "
۳۲۵ " خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب "
۳۲۶ " سکینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم فیروز دین صاحب "

(باقی)

زد جام عشق مشہور و معروف نسخہ، اعصاب اور ہڈیوں کی طاقت کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۶۰ گولیاں بیس روپے تیار کردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا عزم مغربی افریقہ

(بقیہ صفحہ اول)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ ہم اسی کے حضور جھکتے ہیں اسی پر ہمارا توکل ہے ..... اسی کے سہارے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے اس یقین کے ساتھ میں اس سفر پر جا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان کرے گا کہ اسلام کے غلبہ کے دن جلد سے جلد آجائیں"

خطبہ جمعہ میں دعا کی اس پُر اثر تحریک کے نتیجہ میں جملہ احباب جو پہلے ہی سے دعاؤں میں مصروف تھے سراپا دعا بن گئے۔ چونکہ اس سے اگلے روز علی الصبح نماز فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر پر روانہ ہونا تھا اور اس وقت سب احباب بالخصوص ضعفاء اور بچوں کا آنا مشکل تھا اس لئے حضور نے اسی روز یعنی ۳ شہادت کو ہی مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد سفر کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس روز مغرب کی نماز اہل ربوہ (بوڑھے جوان، بچے الغرض کل مرد و زن) نے مسجد مبارک میں ادا کی۔ نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ مسجد کی محراب میں تشریف فرما ہوئے پہلے چند منٹ تک نیو۔ مکرم کی ای یوسف صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد عزیز نصیر الحق (ابن مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق) نے محترم جناب محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر لائٹ کے صاحبزادے مکرم کیپٹن عبد السلام خان کے وہ دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جو موصوف نے حضور ایدہ اللہ کے مجوزہ سفر مغربی افریقہ کے سلسلہ میں کہے تھے۔ پھر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے اسی سلسلہ میں اپنی ایک تازہ نظم اور مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے نے مکرم ثاقب زیروی صاحب کی تازہ دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے وہ دعائیہ اشعار بھی پڑھے جو آپ نے حضور ایدہ اللہ کے سفر افریقہ پر روانگی کے موقع پر ارشاد فرمائے اور جو ۴ ماہ شہادت کے الفضل میں شائع ہوئے۔ علی الترتیب سب یہ دعائیہ نظمیں پڑھی جا رہی تھیں تو سامعین پر جو اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے عجب رقت کا عالم طاری تھا۔ وہ ہر دعائیہ شعر پر آمین اللھم آمین کہتے رہے اور مسجد کی فضا ہزاروں قلوب اور گلوں سے نکلنے والی آمین اللھم آمین کی متضرعانہ آوازوں سے بار بار گونج اٹھتی رہی۔ نظموں کے بعد حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ۴ شہادت سے متعلق ایک حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی رقم فرمودہ مضمون بعنوان "تحریک دعا" بہت پُر درد اور پُر شوکت لہجہ میں پڑھ کر سنایا۔ احباب نے یہ مضمون بھی جس کا ایک ایک فقرہ اثر و جذب میں ڈوبا ہوا تھا۔ بہت توجہ اور انہماک سے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ یہ مضمون سننے کے بعد بھی احباب کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ زیر لب اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہے

اس کے بعد حضور پُر نور نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے نہایت پُر شفقت الفاظ میں فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اللہ تعالیٰ کی دعا ہوئی توفیق سے سب کو دعاؤں میں یاد رکھوں گا آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ مجھے بھی اور میرے ہمسفر ساتھیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں دعا تو ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اقوام عالم کے دلوں میں بیٹھے اور اسلام دنیا میں غالب آئے۔ خدا کرے ہم اپنی زندگیوں میں ہی یہ نظارہ دیکھ لیں کہ فی الواقعہ اسلام دنیا میں غالب آگیا ہے آؤ اب ہم سب مل کر دعا کریں۔

ان مختصر ارشادات کے بعد حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ساتھ ہی مسجد میں موجود ہزاروں احباب کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے یہ اجتماعی دعا ایک خاص شان کی حامل تھی۔ احباب نے اس قدر خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں کہ دیر تک مسجد ہچکیوں اور سسکیوں کی پُر سوز آوازوں سے گونجتی رہی۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت جماعت احمدیہ کے مخصوص نعرے لگوائے چنانچہ علی الترتیب (۱) نعرہ تکبیر اللہ اکبر (۲) اسلام زندہ باد (۳) خاتم الانبیاء زندہ باد (۴) ختم المرسلین زندہ باد (۵) انسانیت زندہ باد (۶) احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے گئے مسجد میں موجود ہزاروں ہزار احباب نے سراپا عجز و نیاز کی حالت میں اس قدر جوش و جذبہ کے ساتھ اور اتنی بلند آواز سے یہ نعرے لگائے کہ مسجد اور اس کا پورا ماحول عرش الٰہی کو چھونے والی ان پُر جوش آوازوں سے گونج اٹھا۔ ان نعروں کے اختتام پر آٹھ بجے شب کے قریب حضور ایدہ اللہ احباب کو بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر قصر خلافت میں تشریف لے گئے۔ اس طرح اہل ربوہ نے اپنے جان و دل سے عزیز آقا کو مغربی افریقہ کے لئے سفر پر روانہ ہونے کے لئے درد و سوز میں ڈوبی ہوئی عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

اور نہ صرف اہل ربوہ بلکہ دور و نزدیک مقامات سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے بھی شرکت کی۔ چنانچہ شیخوپورہ، گوجرانوالہ لائل پور، سرگودھا اور جھنگ کے بہت سے احباب آئے ہوئے تھے محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور محترم میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ اور محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے بھی ربوہ پہنچ کر دعا میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ کی ربوہ سے روانگی

حضور ایدہ اللہ نے ۴ ماہ شہادت (اپریل) بروز ہفتہ علی الصبح روانہ ہونا تھا اور ربوہ کے جملہ احباب گزشتہ شب اجتماعی دعا میں شریک ہو کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی سعادت حاصل کر چکے تھے پھر بھی کثیر التعداد احباب نے ۴ شہادت کو فجر کی نماز مسجد مبارک میں پہنچ کر حضور کی اقتداء میں ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد احباب دفتر احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری سے لے کر مسجد مبارک کی غربی دیوار سے بھی آگے تک قطاروں میں کھڑے ہو کر حضور کی تشریف آوری کا انتظار کرنے لگے۔

ساڑھے چھ بجے صبح حضور موٹر کار میں سوار ہونے کی غرض سے قصر خلافت سے باہر تشریف لائے حضور نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب (جنہیں حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے اور جو اب اس مقدس زمرہ کی آخری نشانی ہیں) کو نیز حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کو معانقہ کا شرف بھی عطا فرمایا۔ مصافحہ اور معانقہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ دعا کرانے کے بعد حضور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا۔ کار میں سوار ہو کر صبح چھ بجے کر ۴۵ منٹ پر احباب جماعت کی عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ عازم لاہور ہوئے۔ حضور کے روانہ ہونے کے ساتھ ہی سات بکرے پاکستان کے احمدیوں کی طرف سے بطور صدقہ ذبح کئے گئے علاوہ ازیں ۲، ۳ اور ۴ شہادت کو روزانہ دو بکرے ذبح کر کے ان کا گوشت مستحقین میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ اس طرح مرکزی نظام کے تحت تین دن میں مجموعی طور پر ۱۳ بکرے ذبح کئے گئے روانہ ہونے سے قبل حضور نے ایک صد روپیہ مستحقین میں تقسیم کرنے کے لئے عطا فرمایا۔ ربوہ کے محلہ جات میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام جو بکرے ذبح ہوئے اور صدقات کی رقوم تقسیم کی گئیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔

حضور کی اپنی موٹر کار کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد چھ دوسری موٹر کاروں میں سوار ہو کر حضور کے ہمراہ لاہور تک گئے۔ ان میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، صاحبزادی سیدہ امۃ المتین صاحبہ، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ آپ کی صاحبزادی سیدہ امۃ الحی صاحبہ آپ کے صاحبزادے مرزا عمر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم مرزا خورشید احمد صاحب، محترم شاہد احمد صاحب پاشا۔ نیز حضور ایدہ اللہ کے صاحبزادگان میں سے محترم صاحبزادہ مرزا افس احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب شامل تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے تیسرے صاحبزادے مرزا لقمان احمد صاحب آج کل میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ اس لئے وہ حضور کے ہمراہ لاہور نہ جا سکے۔ علاوہ ازیں محترم پروفیسر حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس مرکزیہ کے بعض ممبران ایک علیحدہ کار میں حضور کے ہمراہ لاہور تک گئے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نمائندے محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب گزشتہ رات ہی لاہور روانہ ہو گئے تھے تاکہ وہاں حضور کو مجلس مرکزیہ طرف سے الوداع کہہ سکیں۔ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی تین دیگر احباب (مکرم عبد السمیع صاحب نون مکرم اقبال احمد صاحب واہ اور مکرم قریشی محمود الحسن صاحب) کی معیت میں نماز فجر کے بعد بذریعہ موٹر کار سرگودھا سے ربوہ پہنچے تھے۔ یہ سب احباب بھی دعا میں شامل ہونے کے بعد اپنی موٹر کار میں حضور کے ہمراہ لاہور تک گئے اور وہاں پہنچ کر لاہور ایئرپورٹ پر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر جو حضور کے ہمراہ مغربی افریقہ تشریف لے گئے ہیں ایک روز قبل ہی اپنی بیگم صاحبہ محترمہ اور اپنی صاحبزادی صاحبہ کے ہمراہ لاہور پہنچ گئے تھے تاکہ وہاں سفر کے انتظامات کی نگرانی فرما سکیں۔

(باقی)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی مکرم بشارت احمد صاحب کراچی میں آنکھ میں شدید درد کی وجہ سے علیل ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ہدایت احمد الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴